ن اور سمندری بلا
HAKEEM

بچوں کے لئے ایک حیرت انگیز اور دلچسپ ناول

# ٹارزن اور سمندری بلا

— تاج پرویز —

ناشر

مکتبہ القریش چوک اردو بازار۔ لاہور

ناشر = ........ مکتبہ القریش اردو بازار لاہور
= ........ منظور پرنٹنگ پریس اردو بازار لاہور
= ........ ۲۱۰۰
........ جنوری ۱۹۷۰ء
قیمت = ۴/۵۰ روپے

مکتبہ القریش اردو بازار ۔ لاہور

وہ پان امریکن ایر سروس کے ایک ہوائی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔ وہ اگلی سیٹوں پر بیٹھے تھے۔ ان کے پاس بندوقیں تھیں۔ ہوائی جہاز میں بندوقیں لے کر انہیں سفر کرنے کی اسلئے اجازت مل گئی تھی کہ وہ شکاری تھے۔ انہیں اپنے شکاری ہونے کا لائسنس دکھانا پڑا تھا۔ وہ دونوں دراز قامت اور گٹھے ہوئے جسم کے آدمی تھے۔ آنکھیں چمکیلی اور نیلی تھیں۔ وہ کافی چاق و چوبند دکھائی دے رہے تھے جیسے کہ عام طور پر شکاری دکھائی دیتے ہیں۔

ویٹر ہوسٹس مسافروں کی خاطر مدارات میں مصروف تھیں۔ کوئی مسافر کافی پی رہا تھا۔ کوئی سینڈوچ

کھا رہا تھا۔ اور کوئی مسافر ٹافیاں چوس رہا تھا
کئی میگزین پڑھنے میں مصروف تھے۔ جیٹ طیارہ
تیزی سے فضاؤں میں اڑ رہا تھا۔ اور ہر آن
منزل کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔

ان دو انگریز جوانوں کے پیچھے دو لڑکیاں بیٹھی
تھیں۔ وہ غالباً سویڈن کی تھیں۔ وہ باتوں میں
مشغول تھیں۔ قریب قریب ہر نسل کا باشندہ جہاز
میں سوار تھا۔ رچرڈ نے اپنے دوست ٹالسن کی
طرف مسکرا کر دیکھا۔ "میرے خیال میں ہم اب
افریقہ سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہیں۔"

"تمہارا خیال درست معلوم ہوتا ہے!" یہ کہہ
کر اس ایئر ہوسٹس کی طرف دیکھا۔ اور اس سے
پُر اخلاق لہجے میں پوچھا۔

"ہم افریقہ کے قریب پہنچ رہے ہیں کیا۔"

"ہم چار گھنٹہ کے بعد ایئر پورٹ پر اتر جائیں گے۔"

"بہت خوب!"

پھر اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا وہ چند



لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر رچرڈ گول
شیشے میں باہر دیکھنے لگا۔ باہر کا منظر اسے دھندلا
دھندلا دکھائی دیا۔ اس لئے اس نے باہر سے
نظریں ہٹا لیں۔ اور بولا۔

"یوں لگتا ہے جیسے ہم بادلوں سے بلندی پر
جا رہے ہیں!"

ٹالسن نے بھی شیشے میں ایک نظر ڈالی۔ پھر اس
نے کہا۔

"دھند کے علاوہ اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔"

"حالانکہ شام کا وقت ہے!" رچرڈ بولا۔ "اسی
لئے میں نے کہا کہ ہم بادلوں سے اوپر پرواز
کر رہے ہیں!"

"ایسا ہی لگتا ہے!" ٹالسن نے اثبات میں
گردن ہلا دی۔ پھر بولا۔

"کیا وہ لوگ ہمیں مل جائیں گے!"

"کیوں نہیں ضرور ملیں گے!" ٹالسن نے کہا۔
"وہ ہمارے دوست شکاری ہیں۔ اور ان کے

بلانے پر ہی وہاں جا رہے ہیں۔ پھر وہ ہمیں کیوں
نہ ملیں گے۔۔۔“

”ممکن ہے ا۔۔“ ٹاکسن بولا ”ان کے ساتھ کوئی
حادثہ نہ پیش آ گیا ہو ا۔۔۔“

”یہ تم نے کیسے اندازہ لگایا۔ کہ ان کے ساتھ
کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو گا۔۔۔“

”وہ شکار کھیلنے جزیرہ شمبالو میں گئے ہیں ا۔۔“
ٹاکسن نے کہا ”سنا ہے وہاں آدمخور بھی رہتے
ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے ساتھ دو خوبصورت
لڑکیاں بھی ہیں ا۔۔“

”ہاں ا۔۔“ رچرڈ نے فکرمندی سے گردن ہلائی۔
”آئرہ اور مائرہ کی طرف سے بھی فکرمند ہوں۔ انہیں
منع بھی کیا گیا تھا کہ وہ اتنے دور دراز علاقے
میں شکار کھیلنے نہ جائیں۔ مگر وہ نہ مانیں۔ بہرحال
فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے ساتھ
دو بہترین شکاری مائیکل اور ریٹ ہیں۔ دونوں بڑے
دلیر اور ذہین شکاری ہیں۔ وہ طاقتور بھی کافی ہیں



”تمہارا کہنا درست ہے مگر میں پھر بھی فکرمند ہوں“
ٹاکسن نے کہا۔

”ہمارے فکرمند ہونے سے کیا بنتا ہے ا۔۔“
رچرڈ نے کہا۔ ”جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ شکاری کو
ہر دم موت سے کھیلنا پڑتا ہے ا۔“ اس کے
خاموش ہوتے ہی مسافروں کو حفاظتی بیلٹ باندھنے
کے لئے کہا گیا۔ ایئرپورٹ قریب آ گئی تھی۔

سب نے بیلٹ باندھ لی۔ جہاز دو چکر کاٹنے
کے بعد نیچے اترنے لگا۔ اسے اترنے کا اشارہ مل
گیا تھا۔ رن پر وہ تیزی سے بھاگنے لگا۔ ایئرپورٹ
روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ جہاز کے لینڈ ہوتے
ہی عملہ بھاگ کر ادھر آ گیا۔ آٹھ بجے کا وقت
تھا۔ جہاز کے ساتھ سیڑھی لگا دی گئی۔ مسافروں
کے ساتھ ساتھ وہ بھی سیڑھی کے ذریعے نیچے اتر
آئے۔ اور چیکنگ والے کمرے میں آ گئے۔ ان
کے پاسپورٹ دیکھے گئے۔ ان کے سامان کی تلاشی
لی گئی۔ ان کے پاس زیادہ سامان نہ تھا۔ انہیں جلد ہی

فارغ کر دیا گیا۔

وہ ہوٹل سے نکل کر باہر آ گئے۔ وہ سیاہ فام لوگوں کا ملک تھا۔ مگر وہاں قریب قریب ہر نسل کا باشندہ دکھائی دے رہا تھا۔ گوروں کی تعداد بھی وہاں کافی تھی۔ ٹائسن نے کہا۔

"کیا ہمیں رات کو سفر جاری رکھنا ہوگا!"

"بالکل نہیں!" رچرڈ بولا۔ "ہم یہ رات ہوٹل میں گذاریں گے۔ کل صبح جزیرہ شمبالو پہنچ جائیں گے ہمیں کسی اسٹیمر سے سفر کرنا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے!"

یہ کہہ کر ٹائسن خاموش ہو گیا۔ رچرڈ نے ایک ٹیکسی والے کو بلایا۔ اور اسے کسی بہترین ہوٹل چلنے کو کہا۔ وہ انہیں ایک بہترین ہوٹل میں لے آیا۔

انہوں نے وہ رات ایک ہوٹل میں گذاری اور صبح ناشتہ کرنے کے بعد ہوٹل چھوڑ دیا۔ وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر بندرگاہ آ گئے۔ انہیں جزیرہ شمبالو کی طرف جاتا ہوا ایک اسٹیمر مل گیا۔ وہ اس میں بیٹھ کر



شمبالو کی طرف روانہ ہو گئے۔ اسٹیمر میں اور بھی مسافر سوار تھے۔ قریب قریب سب ہی سیاہ فام مسافر تھے۔ رچرڈ اور ٹائسن ان سے الگ ہو کر بیٹھ گئے۔

اسٹیمر سمندر کے نیلے پانیوں پر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ یکایک آسمان پر بادل چھا گئے۔ بجلی چمکنے اور بادل گرجنے لگا۔ ہوا میں تندی آنے لگی۔ پھر یوں لگتا تھا جیسے طوفان آنے والا ہے۔ اسٹیمر کا کپتان یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ سمندر آہستہ آہستہ جوش میں آنے لگا تھا۔ موجیں تند اور بپھری بپھری دکھائی دینے لگی تھیں۔ مسافروں کے رنگ اُڑ گئے تھے۔ اور خوف بھرے انداز میں دل تیزی سے دھڑک رہے تھے۔ سمندر میں طوفان آ گیا تھا اور متلاطم موجیں اسٹیمر کو اُچھالنے لگی تھیں۔ کپتان نے اعلان کیا۔

"دوستو! یہ ایک چھوٹا سا اسٹیمر ہے اور اتنے بڑے طوفان کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ کشتیوں کو سمندر میں اتار دو۔ لوگ گھبراہٹ اور پریشانی میں کشتیوں

کو سمندر میں اتارنے لگے۔ رچرڈ اور ٹاکسن نے بھی
ایک کشتی لے لی۔ کشتیاں ربڑ ٹیوب کی بنی ہوئی
تھیں۔ وہ چپوؤں کے بغیر ہی پانی کے رُخ پر
بہتی تھیں۔

انہوں نے اپنی بندوقیں اور سامان بھی اس کشتی
میں رکھ لیا تھا۔ ابھی اُن کی کشتی ایک لہر کے ذریعے
سمندر سے دور رہی ہوئی تھی کہ اسٹیمر کسی کاغذ کی ناؤ
کی طرح چٹانوں سے ٹکرا گیا۔ اور پاش پاش ہو گیا۔
وہ اس نظارے کی تاب نہ لا سکے۔ انہوں نے
آنکھیں بند کر لیں۔ اور جب انہوں نے آنکھیں کھولیں
تو وہ جانے کس طرف جا رہے تھے۔ اب ان کے
سامنے نہ اسٹیمر تھا نہ چٹانیں تھیں۔ اور نہ انہیں اب
کوئی جہاز کا مسافر ہی دکھائی دے رہا تھا۔ سب لوگ
ایک دوسرے سے بچھڑ گئے تھے۔ کوئی کشتی بھی
انہیں دکھائی نہ دے رہی تھی۔ کچھ دیر تک بارش
برستی رہی۔ پھر بادل چھٹ گیا۔ ہوا کی تندی ختم
ہو گئی۔ اور دھوپ نکل آئی۔ سمندر پہلے کی طرح



پُرسکون ہو گیا۔ طوفان ختم گیا تھا۔ اور ان کی
کشتی آہستہ آہستہ ایک جزیرے کی طرف بڑھتی
جا رہی تھی۔ وہ دلچسپی سے کشتی کو جزیرے کی
طرف ہوتے دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد کشتی کو ایک لہر نے ریت
پر پھینک دیا۔ انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔
اور وہ اپنا سامان اٹھا کر آگے چل پڑے۔ سمندر
سے ذرا فاصلے پر سرسبز پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا ہوا
تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے ایک وادی میں
آ گئے۔ اور ایک چشمے کے کنارے آ کر بیٹھ گئے۔
انہوں نے مُنہ ہاتھ دھویا اور پانی پیا۔ پھر وہ وہیں
لیٹ گئے۔

لیٹتے ہی انہیں نیند آ گئی۔ جب ان کی آنکھ
کھلی تو سورج غروب ہو رہا تھا۔ انہوں نے ایک
بیگ سے اپنا کھانا نکالا۔ اور خوب پیٹ بھر کر
کھایا۔ پھر ٹاکسن نے کہا۔

"کیا ہم رات ان ہی پہاڑوں میں گذاریں گے؟"

"لگتا تو یونہی ہے!" رچرڈ نے کہا "مگر ہمیں
کسی جائے پناہ کے لئے کوشش کرنی چاہیئے!"
"بالکل درست!" ٹائسن نے کہا۔ "چلو اٹھو!"
انہوں نے بندوقوں کو کندھوں پر ٹھیک کیا۔ اور
تھیلے کندھوں پر ڈال کر آگے چل پڑے۔ وہ چشمے
کے کنارے سے گذر کر ایک پگڈنڈی پر آ گئے۔
انہیں سامنے اونچی اونچی پہاڑیاں دکھائی دینے لگیں
سورج غروب ہو گیا تھا۔ اور اندھیرا چھانے لگا
تھا۔ رچرڈ نے کہا۔

"معاملہ گڑبڑ ہو رہا ہے!"

"کیوں کیا ہوا!" ٹائسن نے بے چینی سے کہا۔

"اندھیرا چھانے لگا ہے۔ اور ہمیں ابھی تک کوئی
ٹھکانہ نہیں ملا۔"

"جلدی سے آگے بڑھو!"

وہ پھر آگے بڑھنے لگے۔ اور وہ ایک اونچی
پہاڑی پر آ گئے۔ دو چٹانیں آگے ابھری ہوئی تھیں۔
نیچے کافی جگہ تھی۔ وہ وہاں آ کر رک گئے۔ رچرڈ بولا۔



"رات گذارنے کے لئے یہی جگہ مناسب ہے!"
یہ کہہ کر اس نے تھیلا وہیں رکھ دیا۔ ٹائسن بولا۔
"رات یہاں آرام سے گذر جائے گی۔ مگر یہ جگہ
محفوظ نہیں ہے۔ درندے "تنگ کریں گے!"

"فکر مت کرو اس کا انتظام بھی ہو جائے گا!"

"کیا کرو گے تم؟" اس نے پوچھا۔

"آگ جلا رکھیں گے!"

"یہ مناسب ترکیب ہے!" ٹائسن کے چہرے
پر رونق آ گئی۔ پتھروں پر گھاس لہرا رہی تھی۔ وہ
سرسبز گھاس پر لیٹ گئے۔ پھر رچرڈ نے کہا۔

"ذرا ادھر ادھر گھوم پھر کر دیکھیں!"

"کیا دیکھنا چاہتے ہو؟"

"مجھے کسی چشمے کی "تلاش ہے!"

"پیاس لگی ہے کیا؟"

"ہاں!"

"پہلے کھانا کھا لو!" ٹائسن نے کہا "پھر پانی
"تلاش کر لیں گے!"

"اچھی بات ہے ابا۔"

انہیں پہاڑی پر چڑھتے ہوئے بھوک لگ گئی تھی۔ اس لئے وہ کھانا کھانے لگے اور تھوڑی دیر میں ہی وہ کھانے سے فارغ ہو گئے۔ باقی سینڈوچ انہوں نے پھر تھیلے میں رکھ دیئے۔ یہ ان کا صبح کا ناشتہ تھا۔ اس کے بعد کھانا بالکل ختم تھا۔ اگر وہ کل تک کسی معقول ٹھکانے پر نہ پہنچ سکے تو انہیں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ بات وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ وہ سوچوں میں ڈوبے ہوئے چٹان سے نیچے اترنے لگے۔ ابھی تھوڑی دور ہی نیچے اترے تھے کہ انہیں ایک چشمے کا صاف پانی دکھائی دیا۔

انہوں نے پانی پیا۔ اور پھر اوپر آ گئے۔ انہیں خیال ہوا تھا۔ کہ رات ہو گئی ہے۔ ممکن ہے کوئی درندہ ہی ادھر آ نکلے۔ اس لئے وہ جلد ہی لوٹ آئے تھے۔ انہوں نے رات بھر آگ جلانے کے لئے لکڑی اکٹھی کرنا شروع کر دیں۔



اتفاق سے انہیں وہ لکڑیاں مل گئیں جن میں تیل ہوتا ہے۔ انہوں نے کافی لکڑیاں اکٹھی کر لیں اور چٹان کے آگے پھیلا دیں۔ انہوں نے چٹان سے کافی فاصلہ رکھا تھا۔

جب انہیں نیند آنے لگی تو انہوں نے لکڑیوں کو آگ لگا دی۔ پھر وہ تھیلوں کو سرہانے رکھ کر آرام سے لیٹ گئے۔ تھکاوٹ کی وجہ سے انہیں جلد ہی نیند آ گئی۔ جنگل میں تمام رات درندوں کی آوازیں سُنائی دیتی رہیں۔ درندے ادھر بھی آئے مگر آگ دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔ درندے آگ سے بہت گھبراتے ہیں۔ پرندوں کے چہچہانے کی آوازوں سے اُن کی آنکھ کھل گئی اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے آگ کی طرف دیکھا آگ بجھ چکی تھی۔ صرف چنگاریاں دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ اُٹھ کر چشمے کے کنارے آ گئے۔
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے انہیں سکون کا احساس دلایا
وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے چشمے کے کنارے
بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ناشتہ نکال
کر کھایا۔ ناشتے سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنا
سامان اٹھایا اور چٹان سے نیچے اتر آئے۔ دھوپ
آہستہ آہستہ پہاڑوں پر پھیلنے لگی تھی۔
انہوں نے چشمے کے کنارے آکر پھر پانی پیا
اور آگے چل پڑے۔ رچرڈ بولا۔
"آگ جانے کب بجھ گئی تھی۔ قسمت اچھی ہے
جو بچ گئے۔ ورنہ اگر کوئی درندہ ادھر آ نکلتا تو
ہمیں کبھی زندہ نہ چھوڑتا۔



عجیب الجھن میں پھنس گئے ہیں اـــ جانے یہ
کونسی جگہ ہے اـــ" ٹاگسن نے کندھے اچکائے۔
"میں تو سوچ رہا ہوں کہ ہم اب جزیرہ شمبالو
کیسے پہنچیں گے۔ وہ ہمارا انتظار کر رہے ہونگے"
"اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کونسی جگہ
ہے۔ تو شاید کچھ ہو سکے اـــ" رچرڈ نے کہا۔
"مجھے تو یوں لگتا ہے۔ کہ جیسے ہم کبھی یہ
معلوم نہ کر سکیں گے یہ کونسی جگہ ہے اـــ"
ٹاگسن بے دلی سے بولا۔
"شاید ہم یہاں سے زندہ بھی واپس نکلتے
ہیں یا نہیں اـــ"
"مایوسی کی باتیں مت کرو اـــ" رچرڈ نے حوصلے
سے کہا۔ "ہم اپنے ساتھیوں کے جزیرہ شمبالو ضرور
پہنچیں گے۔ کوئی نہ کوئی آدمی ہمیں مل ہی
جائے گا اـــ"
"مجھے تو یہاں کسی بستی کے آثار دکھائی نہیں
دیتے اـــ ٹاگسن نے کہا۔

"بستی تو یہاں ضرور ہوگی!" رچرڈ بولا۔ "مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس قسم کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔"

"جنگلی ہی رہتے ہونگے!" ٹاکسن نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔ "اور کس قسم کے لوگ یہاں رہتے ہونگے۔ اور اگر کہیں آدم خوروں کی بستی میں پہنچ گئے تو پھر اللہ ہی اللہ ہے۔"

"پھر وہی مایوسی کی باتیں شروع کر دیں!" رچرڈ نے جھنجھلا کر کہا۔ "اچھا اب باتیں بند!"

ٹاکسن خاموش ہو گیا۔ وہ دوپہر تک گھومتے رہے مگر انہیں کوئی بستی دکھائی نہ دی۔ اس بات نے انہیں کافی پریشان کر دیا۔ انہیں سامنے ایک چشمہ دکھائی دیا۔ وہ اس چشمے کے کنارے بیٹھ گئے۔ ٹاکسن نے کہا۔

"بس آخری بار پانی پی لو! پھر شاید ہم اس چشمے سے بھی دُور ہو جائیں!"

رچرڈ نے اسے سخت نگاہوں سے گھورا۔



"جب تک سانس تب تک آس!—اب آئندہ اس قسم کی بات کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔"

"تم مجھے گولی مار دو گے!" ٹاکسن نے اُسے گھورتے ہوئے کہا۔

"شاید ایسا ہی کروں!" رچرڈ کے لہجے میں سختی تھی۔

"تو پھر مار دو گولی!" ٹاکسن بولا۔ "میں مرنا چاہتا ہوں۔ بھوک کی وجہ سے مرنے کی بجائے اس طرح مرنا بہتر ہے۔ اب ہمارے پاس کھانا بھی نہیں ہے!—کیا کھائیں گے ہم!"

"اس کا بندوبست بھی ہو جائے گا!" رچرڈ نے ہمت سے کہا۔ "تم ایک بہادر شکاری ہو۔ شکاریوں کو ہر قسم کے حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے!"

"ہمت تو نہیں ہارا ہوں!" ٹاکسن اس کی بات سے حوصلہ کر کے بولا۔ "بس پریشان ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا یہ کیا ہو گیا۔ ہم کہاں آ

پھنسے ہیں۔"

"جزیرہ شمبالو پر بھی ہم ایسے حالات میں گھر سکتے تھے!" رچرڈ نے کہا" اس لئے اپنے آپ کو مضبوط بناؤ۔ مجھے یقین ہے ہمارے یہاں سے نکلنے کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو جائے گا۔"

یہ کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔ ٹائسن نے بھی اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اچانک رچرڈ کی نگاہ سامنے اُٹھ گئی۔ اس نے غور سے درختوں کو دیکھا۔ پھر اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ وہ پُرمسرت انداز میں چیخا۔

"ارے یہ سیب یہاں کہاں سے آ گئے!"

ٹائسن نے چونک کر رچرڈ کو دیکھا۔

"تم نے کیا کہا تھا!"

"وہ دیکھو سامنے سیب کے درخت ہیں!"

رچرڈ اشارہ کر کے بولا" اس لئے کہا تھا نا ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اُٹھ کر سیب کے درختوں کی طرف آ گیا۔ ٹائسن بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گیا۔ اور غور سے درخت پر لگے سیبوں کو دیکھنے لگا۔

"یہ تو واقعی سیب ہیں!"

پھر وہ سیب توڑ توڑ کر کھانے لگے۔ سیب میٹھے اور لذیذ تھے۔ انہوں نے خوب پیٹ بھر کر سیب کھائے۔ اچانک رچرڈ نے چشمے کی طرف دیکھا۔ وہاں ایک ہرن کھڑا پانی پی رہا تھا۔ اس نے فوراً بندوق سیدھی کی اور ہرن کو نشانے کی زد میں لے کر فائر کر دیا۔ گولی ہرن کے سینے میں پیوست ہو گئی۔ ہرن لڑکھڑا کر گرا۔ ٹائسن بھی پلٹ کر دیکھ چکا تھا۔ وہ ہرن کو گرتے دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔ ٹائسن بولا۔

"چلو تازہ گوشت کا بندوبست بھی ہو گیا۔ تم نے ٹھیک کہا تھا رچرڈ ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے!"

وہ ہرن کے قریب آ گئے۔ ہرن ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ انہوں نے تھیلے سے خنجر نکالا۔ اور ہرن

کی کھال اُتار دی۔ رچرڈ نے کھال اتارنے کا تھے۔ جنگلیوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کا
کام کیا تھا۔ ایک درخت پر بیٹھے بندر ان کی رنگ فق ہو گیا۔ اور گھبراہٹ کی وجہ سے دل
یہ حرکت غور سے دیکھ رہے تھے۔ فائر کی آواز دھڑکنے لگا۔ رچرڈ چیخا۔۔
سُنکر پرندے اُڑ گئے تھے اور ابھی تک آسمان "تم لوگ کون ہو؟"
کے نیچے پرواز کر رہے تھے۔ جنگلی جانور بھی ان کے لبے سے سردار نے نا کوئی جواب دیا۔ مگر
اِدھر اُدھر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے جھاڑ بادہ زبان ان کی سمجھ سے بالاتر تھی۔ وہ کچھ
اکٹھی کیں اور گوشت بھونا۔ نہ سمجھ سکے۔ پھر ان کے سردار نے بھالے کے
گوشت کھا کر ان پر غنودگی طاری ہو گئی اشارے سے انہیں اٹھنے کو کہا۔ وہ اُٹھ کر
اور وہ وہیں لیٹ گئے۔ انہوں نے اس بات کھڑے ہو گئے۔ وہ جنگلیوں کی اتنی ٹڈی
کا بھی خیال نہ کیا کہ چشمے کے کنارے کوئی تعداد دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔ جنگلیوں کے رنگ
درندہ بھی آ سکتا ہے۔ وہ کافی دیر تک پڑے تاریک رات کی طرح تھے۔ آنکھیں چمکیلی اور
سوتے رہے۔ اچانک ان کی آنکھ کھل گئی چھوٹی چھوٹی تھیں۔ اُن کے بال گھنگھریالے
انہیں یوں محسوس ہوا تھا کہ اُن کے سینے میں تھے۔ اور ان میں پرندوں کے رنگ برنگے پَر
کچھ چبھ رہا ہے۔ اور آنکھیں کھولتے ہی انہیں پھنسے ہوئے تھے۔ ان کے قد دراز اور جسم
سب کچھ نظر آ گیا۔ وہ کتنے ہی تھے۔ وہ بھی مضبوط اور توانا تھے۔
سنبھالے کھڑے تھے۔ وہ سیاہ فام جنگلی تھے انہوں نے اپنے جسموں پر کئی طرح کے رنگ
اور دو جنگلی ان کے سینے سے بھالے لگائے کھڑے ل رکھے تھے۔ جو انہوں نے جڑی بوٹیوں سے

حاصل کئے تھے۔ اس ہیئت کذائی میں وہ کافی
ڈراؤنا منظر پیش کر رہے تھے۔ شام ہو چکی تھی۔
ٹالسن نے کہا۔
"فائر کر دیں!"
"کیا فائدہ!" رچرڈ بولا۔ "جنگلی اتنے قریب
ہیں کہ فائر سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ ممکن ہے ہم
دو چار جنگلیوں کو مار لیں۔ مگر یہ بہت زیادہ ہیں۔
میرا خیال ہے یہ ہمیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں"
"تمہارا مطلب ہے!" وہ گھبرا کر بولا۔ "ہمیں
اُن کے ساتھ جانا ہوگا!"
"اسی میں بہتری ہے!" رچرڈ نے کہا۔ "ممکن
ہے وہاں جا کر ان کے جنگل سے بھاگ نکلنے
کی کوئی صورت نکل آئے!"
"عجیب مصیبت ہے!" ٹالسن جھنجھلا کر بولا
"کوئی نہ کوئی مصیبت آن کھڑی ہوتی ہے!"
"مصیبتوں سے گھبرانا بزدلی ہے!" رچرڈ نے
نے کہا۔ "اور اب تم اپنے آپ کو حالات کے



سپرد کر دو۔ جیسے کوئی بہتر موقع ملے گا۔ ہم بھاگ
نکلیں گے!"
"مگر بھاگ کر جائیں گے کہاں!"
"یہ بعد میں سوچیں گے!" رچرڈ نے کہا۔
جنگلیوں نے انہیں بھالے کا کچوکا دیکر کچھ کہا۔ جو
اُن کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کے ساتھ ہی جنگلی
آگے بڑھنے لگے۔ لامحالہ انہیں بھی آگے بڑھنا
پڑا۔ ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے تھے
کہ اُن کی نگاہوں کے سامنے کوئی درخت سے کودا۔
وہ ٹارزن تھا۔ جنگل کا بادشاہ ٹارزن!"
رچرڈ اور ٹالسن نے اسے حیرت سے دیکھا۔
وہ انہیں کسی درندے کی مانند دکھائی دیا۔ وہ
بھی جنگلی تھا۔ مگر وہ سیاہ فام نہیں تھا۔ اُس
کے سنہری بال شانوں پر پڑے لہرا رہے تھے۔
اُس کا قد دراز تھا۔ سینہ چوڑا اور شانے فراخ
تھے۔ وہ بہت ہی مضبوط جسم کا مالک تھا۔
جنگلیوں کی طرح اس نے بھی صرف ایک لنگوٹ

باندھ رکھا تھا۔ اس لنگوٹ میں اس کا خنجر تھا۔ اسی خنجر سے وہ سب کام لیتا تھا۔ جنگلی ٹارزن کو اپنے سامنے دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے۔ ٹارزن چیخا۔

"وحشی درندو!— ان کو چھوڑ دو!—"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ٹارزن؟—" سردار نے کہا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں!—" ٹارزن نے غصے لہجے میں کہا۔ "ان اجنبیوں کو چھوڑ دو—"

"مگر یہ ہمارے قیدی ہیں!—" سردار نے کہا۔

"یہ علاقہ میرا ہے!—" ٹارزن نے فخریہ لہجے میں کہا۔ "یہاں میرا حکم چلتا ہے۔ تم یہاں کسی کو قیدی بنانے والے کون ہو؟—"

"تم ہمارا راستہ چھوڑ دو۔ ہم انہیں اپنے ساتھ لے کر جائیں!—" سردار نے کہا۔ "ہم اجنبیوں کو اپنے دیوتا کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ یہی ہماری نسل اور ہمارے جزیرے کا اصول ہے!—"

"یہ جزیرہ تمہارا ہی نہیں میرا بھی ہے!—"

ٹارزن بولا "میں بھی یہاں رہتا ہوں۔ اور اتفاق
سے میں اسی جنگل کا بادشاہ ہوں۔ کبھی شیر
اس جنگل کا بادشاہ ہوتا ہوگا۔ مگر اب میں اس
جنگل کا بادشاہ ہوں۔ کیونکہ میں شیروں کو ہاتھوں
سے ختم کر سکتا ہوں!"

"تم جنگل کے بادشاہ ہو تو ہم کیا کریں!"
سردار نے کہا "میں بھی جنگلیوں کا سردار ہوں!"

"میں جنگل کا بادشاہ اور تم جنگلیوں کے سردار
ہوئے" ٹارزن نے اُسے گھور کر کہا "اس لحاظ
سے ہم دونوں طاقتور ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے
سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جو جیت جائے وہ ہی
اجنبیوں کو لے جائے!"

"تم اجنبیوں کو قیدی بنانا چاہتے ہو!" سردار
نے کہا۔

"میں نے کبھی کسی اجنبی کو قیدی نہیں بنایا!"
ٹارزن بولا "میں اجنبیوں کو اپنا دوست اور
مہمان سمجھتا ہوں اور مہمان کی خدمت کرنا میرا



فرض ہے! یہ اجنبی میرے علاقے میں آ گئے
ہیں۔ اس لئے یہ اب میرے مہمان ہیں۔ اور میں
نہیں کسی صورت میں بھی انہیں لے جانے کی
اجازت نہیں دے سکتا۔ ہاں البتہ اگر تم مجھے
ختم کر دو تو انہیں لے جا سکتے ہو!"

ٹارزن جنگلی زبان میں ہی ان سے باتیں کر
رہا تھا۔ انگریزوں کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ
وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے
انہوں نے اتنا اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ ان کا
دشمن نہیں ہے۔ اور اس بات کی تصدیق بھی
ہو گئی۔ جب سردار اپنے ساتھیوں سے الگ
کھڑا ہو گیا۔ ٹارزن بھی اس کے سامنے چلا گیا۔
وہ ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کے لئے
تیار ہو گئے تھے۔ جنگلی اور انگریز اُن کی طرف
دیکھ رہے تھے۔ ٹارزن نے جنگلی سردار کو غور سے
دیکھ کر کہا۔

"چلو کرو حملہ!"

جنگلی سردار نے دانت پیس کر اپنا بھالا اٹھایا اور
اس کے سینہ کی طرف چلایا۔ ٹارزن بجلی کی سی
تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ سردار کا وار خالی
گیا۔ اس نے گھوم کر پھر حملہ کیا۔ یہ پہلے سے
بھی زیادہ سخت حملہ تھا۔ اگر ٹارزن کی جگہ کوئی
اور ہوتا۔ تو اس وقت خون میں لت پت پڑا
ہوتا۔ یہ ٹارزن ہی تھا جس نے دو زبردست
حملوں کو ناکارہ کر دیا تھا۔

تیسرے حملے کے لئے سردار نے بھالا اٹھایا
ہی تھا کہ ٹارزن خنجر لے کر ایک وحشی درندے
کی طرح اس کی طرف جھپٹا۔ ابھی وہ اپنی جگہ
سے ہلنے بھی نہ پایا تھا کہ ٹارزن کا خنجر اس
کے دل میں اتر گیا۔ سردار نے ایک چیخ ماری
اور دم توڑ دیا۔

اسی لمحے ٹارزن اس کے بے جان جسم کی
طرف بڑھا اور اس کے خون آلود سینے پر اپنا
ایک پاؤں رکھ کر بھیانک چیخ ماری۔ یہ چیخ اسکی



فتح کی چیخ تھی۔ جسے سن کر پرندے اڑ گئے۔
جانور بھاگنے لگے۔ انگریزوں کا رنگ اڑ گیا۔ اور
جنگلی بھی بھاگنے لگے۔

جنگلی گھبرا کر اتنی تیزی سے بھاگے
تھے کہ انھوں نے اپنے سردار کی لاش کو اٹھانا بھی
مناسب نہ سمجھا۔ جنگلیوں نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا
کہ ٹارزن کہاں کھڑا ہے۔ انگریز جنگلیوں کو بھاگتے
ہوئے حیرت و دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ وہ اس
نظارے کو دیکھ کر خوشی محسوس کر رہے تھے۔ انہیں
حیرت تھی کہ ان ہی کی طرح کے ایک سفید فام جنگلی
نے سیاہ فام بے شمار جنگلیوں کو بھگا دیا تھا۔ وہ
ٹارزن کو طاقت کا پہاڑ سمجھنے لگے تھے۔ وہ اس
کی بہادری اور دلیری سے بہت متاثر ہوئے تھے۔
مگر اب انہیں اپنی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ اسلئے وہ
یکایک سنجیدہ ہو گئے۔ اور ٹارزن کو اپنی طرف بڑھتے دیکھنے لگے۔



اچانک ٹارزن کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ
پھیل گئی۔ اس مسکراہٹ نے انہیں کافی حوصلہ دیا۔
ٹارزن اُن کے قریب آ کر بولا۔
"مجھے اپنا دوست سمجھو! میں ٹارزن ہوں۔
اس سارے علاقے کا بادشاہ!"
وہ اسے صاف انگریزی میں بات کرتے دیکھ
کر حیران و ششدر رہ گئے۔ جب وہ اپنی حیرت
پر قابو پا چکے تو انہوں نے تعریف بھری نگاہوں
سے ٹارزن کو دیکھا۔ رچرڈ نے کہا۔
"ہمیں بھی اپنا دوست سمجھو! ایسا دوست
جس پر ہر طرح اعتبار کیا جا سکتا۔ میرا نام رچرڈ
ہے اور میرے ساتھی کا نام ٹالسن ہے۔ ہم شکاری
ہیں۔ ہم جزیرہ شمبالو کی طرف جا رہے تھے کہ
ہمارا اسٹیمر طوفان میں پھنس کر چٹان سے ٹکرا
گیا۔ اور ہمیں تقدیر یہاں لے آئی اس جزیرے
پہ۔ خوش قسمتی سے ہمیں تم جیسا دوست مل گیا۔
اگر تم نہ ملتے تو نہ جانے جنگلی ہمارے ساتھ کیا

سلوک کرتے — تمہاری بروقت، مدد کرنے کا شکریہ
ٹارزن نے ایک پُرخلوص مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔
"شکریے کی ضرورت نہیں!۔ تم میرے مہمان
ہو!" پھر اس نے پوچھا جیسے اُسے کچھ یاد آ
گیا ہو "تم جزیرہ شمپالو کیوں جا رہے تھے!۔"
رچرڈ نے بتاتے ہوئے کہا۔
"ہمارے کچھ دوست شیر کا شکار کھیلنے شمپالو
گئے ہیں۔ ہمارے علاقے میں شیر کی کھالیں بہت قیمتی
بکتی ہیں۔ اس لئے ہم زیادہ سے زیادہ کھالیں
حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ہم نے ایک انگلش
فرم کو کھالیں مہیا کرنے کا کاروبار شروع کر رکھا ہے"
"میرے پاس بھی کافی کھالیں پڑی ہیں میں وہ
تم لوگوں کو دے سکتا ہوں!" ٹارزن بولا۔
"ہم تمہیں معقول معاوضہ دیں گے!" رچرڈ
نے کہا۔
"مجھے معاوضے کی ضرورت نہیں ہے!"
ٹارزن نے محبت بھرے لہجے میں کہا "میں تمہیں



وہ کھالیں تحفے کے طور پر دوں گا۔ اور ہاں
اب تم میرے مہمان ہو۔ تمہاری دیکھ بھال میرا
فرض ہے۔"
ٹالسن نے خوش ہو کر کہا "اوہ!۔ بہت بہت
شکریہ ٹارزن ہمیں تم جیسا دوست مل گیا۔ اس
سے بڑھ کر خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔"
ہم انگریز لوگ احسان فراموش نہیں ہیں!۔"
ٹارزن نے سنجیدگی سے کہا۔
"مجھے احسان کے بدلے کی ضرورت نہیں ہے۔
مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ انگریز ہو۔ میں
بھی انگریز ہوں!۔"
"اوہ کیا واقعی!" رچرڈ مسرت بھرے لہجے
میں بولا۔
"اس میں کیا شک ہے!" ٹارزن نے کہا۔
"میرے والدین انگریز تھے۔ ان کا جہاز خراب ہو
گیا تھا۔ اس لئے مجبوراً انہیں اس جزیرے میں
پناہ لینا پڑی۔ جب میں بچہ تھا تو میرے والدین

کا انتقال ہو گیا اور میں جانوروں میں ہی پل کر جوان ہوا ہوں۔ میں نے کتابوں کی مدد سے تھوڑا بہت انگریزی سیکھ لی تھی۔ اس کے بعد یہاں آنے والوں نے مجھے انگریزی سکھا دی۔

وہ دونوں ٹارزن کو عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ رچرڈ نے کہا۔

"عجیب و غریب زندگی ہے تمہاری بھی۔ کیا تم اس زندگی سے مطمئن ہو؟"

"ہاں ہر طرح مطمئن ہوں۔" ٹارزن نے اثبات میں گردن ہلا کر کہا۔ "مجھے اس زندگی سے محبت ہے۔ میں اس زندگی اور یہاں کے ماحول کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتا۔"

ڈائسن نے خوشدلی سے پوچھا۔

"اگر تمہیں کوئی اپنے ساتھ کسی شاندار شہر میں لے جانا چاہے تو تم چلو گے؟"

"بالکل نہیں۔" ٹارزن نے نفرت سے کہا۔ "مجھے شہروں کی خود غرض زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔" رچرڈ نے اسے گھورا اور کہا۔



تمہاری دنیا میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ انسان انسان کا گلا کاٹتا ہے۔ یہاں یہ بات نہیں ہے۔ میں پاک صاف زندگی گذار رہا ہوں۔ ایک دفعہ میں تمہاری دنیا میں گیا تھا۔ وہاں جو کچھ میں نے دیکھا بس اتنا ہی کافی ہے اب میں وہاں جانا نہیں چاہتا۔ مجھے تمہاری زندگی سے نفرت ہو گئی ہے۔"

رچرڈ نے دلیل دی۔

"ممکن ہے تمہیں کچھ لوگ نہ ملے ہوں۔"

"بس بس۔" ٹارزن نے بےصبری کا اشارہ کیا۔ "مجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اپنی دنیا کی طرف راغب کرنے کی کوشش نہ کرو۔ میں کسی قیمت پر بھی تمہاری دنیا میں نہ جاؤں گا۔ اور اب یہ بتاؤ تمہیں بھوک تو نہیں لگی۔"

"بھوک محسوس تو ہونے لگی ہے۔" ڈائسن نے کہا۔

"کچھ دیر پہلے ہی تو تم ہرن کا گوشت کھا چکے ہو!"

ٹائسن نے ایک قہقہہ لگا کر کہا۔

"وہ تو کافی عرصے کی بات ہے! مجھے تو لگتا ہے تمہیں بھی بھوک لگی ہے۔"

رچرڈ خاموش ہو گیا۔ اسے بھی بھوک کا احساس ہونے لگا تھا۔ سورج مغرب کی طرف جھک گیا تھا۔ اندھیرا پھیلنے لگا تھا۔ ٹارزن نے کہا۔

"میں ابھی تمہارے کھانے کا انتظام کرتا ہوں"

یہ کہہ کر اس نے سامنے دیکھا۔ اچانک اسے ایک جنگلی بھینسا جاتے دکھائی دے گیا۔ ٹارزن فوراً ایک درخت کی شاخ سے جھول گیا۔ اور درختوں سے پھلانگتا ہوا تیزی سے بھینسے کی طرف چلا۔ اور بھینسے کے قریب پہنچ کر اس پر پھلانگ گیا

بھینسا اس آفت سے چھوٹنے کی جدوجہد کرنے لگا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ ٹارزن نے اسے نیچے گرا لیا۔ اور اس کے گلے پر خنجر پھیر دیا۔ بھینسا تڑپ



کر ٹھنڈا ہو گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھا کر ٹارزن کے قریب آ گئے۔ رچرڈ بولا۔

"تمہیں اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی! ہم فائر کر کے اسے ہلاک کر سکتے تھے!"

ٹارزن نے فخر سے کہا

"میں اسی طرح شکار کرنا پسند کرتا ہوں!"

"بہرحال تمہارے شکار کا طریقہ بہت ہی سخت اور خطرناک ہے!" رچرڈ نے کہا "اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا بھینسا اسے یقیناً ختم کر دیتا۔"

ٹارزن نے اس کی کھال اتارتے ہوئے کہا۔

"میں شیروں کا شکار بھی اسی طرح کرتا ہوں۔"

"اچھا!" حیرت سے ان کا منہ کھل گیا۔

"ہاں!" ٹارزن نے گردن ہلا کر کہا "تمہیں میں شکار کر کے دکھاؤں گا!"

"پھر تو تمہاری بہادری اور شہ زوری میں کلام نہیں!" ٹائسن ٹارزن کے مضبوط جسم کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھ بولا۔

جب ٹارزن بھینسے کی کھال اتار چکا تو اس
نے کہا۔
"جھاڑیاں اکٹھی کرو۔ ہم یہیں گوشت بھون
کر کھائیں گے۔"
وہ تینوں مل کر جھاڑیاں اکٹھی کرنے لگے۔ تھوڑی
دیر میں انہوں نے کافی جھاڑیاں اکٹھی کر لیں۔
پھر ٹارزن نے ان سے ماچس لے کر آگ لگا
دی۔ ٹارزن اس آگ پر گوشت بھوننے لگا۔ جب
گوشت تیار ہو گیا۔ تو اس نے تمام گوشت اٹھا
لیا۔ اور ان سے مخاطب ہوا۔
"آؤ چشمے کے کنارے بیٹھ کر کھاتے ہیں۔"
وہ چشمے کے کنارے آ کر بیٹھ گئے۔ وہ مزے
سے گوشت کھانے لگے۔ گوشت کھا کر انہوں
نے پانی پیا۔ پھر ٹارزن بولا۔
"آؤ جھونپڑی کی طرف چلتے ہیں تم میری
جھونپڑی میں ہی آرام کرو گے۔"
"تمہاری جھونپڑی کہاں ہے ٹارزن؟" ٹائسن



نے پوچھا۔
"نزدیک ہی ہے۔" وہ ٹارزن کے ساتھ ساتھ چلنے
لگے۔ اندھیرا پھیل گیا۔ اچانک ٹارزن ٹھٹھک
کر رہ گیا۔ ٹارزن کے اچانک رکنے پر انہیں
بھی خطرے کا احساس ہوا۔ انہوں نے بندوقیں
سیدھی کر لیں۔ ٹارزن بولا۔
"شیر ہے بندوق نہ چلانا۔ کہیں وہ زخمی
ہو کر تم پر حملہ نہ کر دے۔ میں خود شیر
سے نمٹ لوں گا۔ تم پیچھے ہٹ جاؤ۔" وہ دھڑکتے
دل کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔
یکایک شیر غرایا۔ اور اس نے ٹارزن پر حملہ
کر دیا۔ ٹارزن نیچے بیٹھ گیا۔ شیر آگے جا کر گرا۔
پھر ٹارزن ایک پتھر پر کود گیا۔ وہ بندوقیں
تانیں اور آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے
مگر انہوں نے بندوقیں چلانے کی کوشش نہ کی۔
شیر گھوم کر ٹارزن پر حملہ آور ہوا۔ ٹارزن
خنجر لہراتا اس کے حملے کا منتظر تھا۔ جیسے ہی

شیر ٹارزن کے اوپر گرا اس نے خنجر سے شیر
کا پیٹ چاک کر دیا۔ شیر دھپ سے اس کے آگے
پتھر پر لڑھک گیا۔ اور غرانے لگا۔
ٹارزن ذرا پرے ہو گیا۔ شیر غراتا غراتا مر
گیا۔ جب شیر کا آخری سانس بھی نکل گیا تو
ٹارزن اس کی طرف آیا اور اس کے مردہ جسم
پر پاؤں رکھ کر پوری طاقت سے چیخ ماری۔ چیخ
کی آواز جنگل کے سناٹے میں ایک دھماکے کی
طرح گونج گئی۔ جانور بھاگنے لگے۔ پرندے اڑ
گئے۔ انگریزوں کے دل دہل گئے تھے۔ ان کے
دلوں کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ رچرڈ نے کہا۔
"واقعی تم جنگل کے بادشاہ ہو تم نے آسانی
سے شیر کو ختم کر دیا۔"
"اگر تم چاہو اس کی کھال لے سکتے ہو۔"
ٹارزن نے کہا۔ "میں اس کی کھال اتار دیتا ہوں
"ضرور!" رچرڈ نے کہا۔ "ہم اس کی کھال کا
تحفہ ضرور وصول کریں گے۔"



ٹارزن نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد شیر کی
کھال اتار دی۔ رچرڈ نے وہ کھال اٹھا لی اور
وہ پھر ٹارزن کے ساتھ ساتھ جھونپڑی کی طرف
چلنے لگے۔ تقریباً ایک میل کی مسافت کے بعد
وہ جھونپڑی کے سامنے پہنچ گئے۔ جھونپڑی درختوں
پر بنی تھی۔ ٹارزن نے کہا۔
"وہ میری جھونپڑی ہے!"
"اچھی جگہ ہے!" رچرڈ نے کہا۔ "اور محفوظ جگہ
بنائی گئی ہے۔"
ٹارزن اس تعریف پر خوش ہو گیا پھر وہ سیڑھی
کے ذریعے انہیں اوپر لے آیا۔ اس نے جھونپڑی
لکڑیوں کی مشعلیں روشن کر دیں۔ یہ جلنے والی
لکڑی تھی۔ اس لکڑی میں موجود تیل جلتا تھا۔ جھونپڑی
میں خاصی روشنی ہو گئی۔ وہ صحن سے گذر کر
اندر آ گئے۔ دو کمرے تھے۔ دونوں کمروں میں
کھالوں کا بستر بچھا تھا۔ سب ہی کھالیں درندوں
کی تھیں۔ اور کمرے میں ایک طرف کھالوں کا ڈھیر

لگا تھا۔ ٹائسن نے ڈھیر کو دلچسپی سے دیکھا اور
ٹارزن سے مخاطب ہوا۔

"یہ قیمتی کھالیں ہیں۔ کیا ان سب درندوں کو
تم نے ہلاک کیا ہے!"

"ہاں!" اس نے مسکرا کر کہا۔ "یہ میرا ہی
کارنامہ ہے۔ اب جب تم یہاں سے جاؤ گے تو
یہ کھالیں میں تمہیں دے دوں گا۔"

"پھر تو ہم کافی امیر ہو جائیں گے!"

ٹارزن نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر
اس نے تازہ پھلوں سے مہمانوں کی خاطر تواضع
کی۔ جب رات زیادہ گذر گئی تو وہ سونے کے
لئے لیٹ گئے۔ صبح سویرے ہی ان کی آنکھ کھل
گئی۔ ٹارزن انہیں ساتھ لیکر جھیل پر آ گیا۔ وہ
جھیل کے ٹھنڈے اور صاف پانی میں نہانے
لگے۔ نہا کر جب وہ باہر آ گئے۔ ٹارزن نے ایک
نیل گائے کو شکار کیا۔ اور اس کا خستہ گوشت
اُس نے ٹائسن اور رچرڈ کو کھلایا۔ پھر وہ جھونپڑی



میں آ گئے۔ رچرڈ نے پوچھا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے ٹارزن!"

"کیسا پروگرام!" اس نے حیرت سے پوچھا۔
اس نے اپنے ساتھی ٹارزن کی طرف دیکھا۔

ٹانسی اور رچرڈ کی ملیں جیسے انہوں
نے آنکھوں آنکھوں میں ہی کوئی فیصلہ کر لیا ہو۔
ٹارزن بھی اُن کی طرف دیکھ تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ
کوئی خاص بات ہے جس کا وہ اظہار کرنا چاہتے ہیں۔
ٹارزن نے چند لمحوں کے توقف کے بعد پوچھا۔
"کیا بات ہے دوستو!"
رچرڈ نے ٹارزن کو گھورا۔ اور جھٹ سے کہا۔
"ہم اپنے ساتھیوں کے پاس جانا چاہتے ہیں۔"
"تمہارا مطلب ہے تم جزیرہ سمبالو جانا چاہتے ہو۔"
"ہاں!" رچرڈ نے گردن ہلا کر کہا۔
"تو پھر چلو!" ٹارزن بولا۔
"کیا ابھی چلیں!" رچرڈ نے پوچھا۔



"ابھی چلو تمہاری خواہش بھی یہی ہے۔" ٹارزن
نے کہا۔
"مگر ہم وہاں تک کیسے جائیں گے!" رچرڈ نے پوچھا
"اسٹیمر کے ذریعے جائیں گے!" ٹارزن نے بتایا۔
"اسٹیمر کہاں سے ملے گا!" ٹانسی نے پوچھا۔
"نزدیک ہی ایک چھوٹی سی بندرگاہ امالا ہے۔"
ٹارزن بولا۔ "ہم وہاں جائیں گے۔ اور اسٹیمر میں
بیٹھ کر جزیرہ سمبالو چلے جائیں گے۔"
"ٹھیک ہے تو پھر چلو!" پھر رچرڈ نے جھجکتے
ہوئے کہا۔ "مگر تم ہمارے لئے اتنی تکلیف کیوں
اٹھاتے ہو۔" ٹارزن نے بےفکری سے کندھے اچکا کر کہا۔
"تمہیں خوش رکھنا میرا فرض ہے۔ ویسے میں
بھی چاہتا ہوں کہ جزیرہ سمبالو کا شکار کروں۔
مجھے اس شکار سے بے حد لطف محسوس ہوگا۔
اور میری فطرت کو راحت ملے گی بس!"
"پھر تو ٹھیک ہے!"
ٹارزن انہیں ساتھ لے کر جھونپڑی سے نیچے اتر آیا۔

انہوں نے تھیلوں میں خشک گوشت رکھ لیا اور پانی کی چھاگلیں بھی اُن کے ساتھ تھیں۔ وہ کئی میل پہاڑوں میں چکردار راستوں سے گذرتے ہوئے بندرگاہ پر پہنچے۔ وہ معمولی سی بندرگاہ تھی۔ وہاں صرف تین اسٹیمر تھے۔ حبشیوں کی بھیڑ کافی تھی۔ جو اسٹیمر میں بیٹھ کر مختلف جزیروں کی طرف جانا چاہتے تھے۔ ایک اسٹیمر میں بھیڑ کم تھی۔ وہ اسٹیمر دور دراز جزیروں کی طرف جا رہا تھا۔ ٹارزن کو سب ہی حیرت اور دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ مگر ٹارزن ان سب کی پرواہ کئے بغیر آگے بڑھا اور ایک حبشی کپتان سے پوچھا۔

"یہ اسٹیمر تمہارا ہے!"

اس نے ٹارزن کے خوبصورت جسم کو تعریف سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے تو!"

"ہم جزیرہ سمبالو جانا چاہتے ہیں!" ٹارزن نے کہا

"یقیناً، کیوں نہیں چلو اسٹیمر پر سوار ہو جاؤ"



پھر اس نے انگریزوں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"یہ دونوں نوجوان کون ہیں!"

"انگریز ہیں!" ٹارزن نے کہا "اور میرے دوست ہیں۔ ہم سمبالو میں شیروں کے شکار کے لئے جا رہے ہیں!"

"ٹھیک ہے!" کپتان نے کہا "وہاں سامنے کیبن میں کرایہ جمع کرا دو اور اس کرائے میں کھانے کا بل بھی شامل ہوگا!"

"ہم کب تک سمبالو پہنچ جائیں گے!" ٹارزن نے پوچھا۔

"کل صبح تک ضرور پہنچ جائیں گے!" حبشی کپتان نے بتایا۔ ٹائسن اور رچرڈ کرایہ جمع کرانے کے لئے کیبن کی طرف بڑھے۔ کیبن کے سامنے پہنچ کر انہوں نے کرایہ جمع کرا دیا۔ پھر وہ اسٹیمر میں بنی ہوئی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ جب تمام مسافر اسٹیمر میں بیٹھ گئے تو کپتان کے حکم سے اسٹیمر کا انجن اسٹارٹ ہو گیا۔ اور اسٹیمر سمندر

کے نیلے پانیوں پر سبک رفتار سے آگے بڑھنے
نیلے پانیوں کے اوپر. اور نیلے آسمان کے بیچ
سی برڈز محوِ پرواز تھے۔ ہوا میں اُڑتے ہوئے
سفید سفید پرندے روئی کے گالوں کی مانند لگ
رہے تھے۔ انہوں نے کافی خولصورت منظر پیدا
کر دیا تھا. سب ہی محویت کے عالم میں اِس
منظر کو دیکھ رہے تھے۔ پرندے اُڑتے ہوئے
چیخ رہے تھے۔

سامنے جزیرہ دکھائی دے رہا تھا. سرسبز
جزیرہ ہر آن دُور ہوتا جا رہا تھا. پھر آہستہ آہستہ
وہ جزیرہ اُن کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اب
پرندے بھی انہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے
سامنے نیلے سمندر نیلے آسمان کے نیچے ٹھاٹھیں
مار رہا تھا. اور اسٹیمر آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا.
ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ کبھی کبھی کوئی مچھلی
سمندر سے منہ نکال کر اسٹیمر کی طرف دیکھ لیتی
دوپہر کے وقت انہیں مچھلی اور چاول کا لنچ دیا گیا
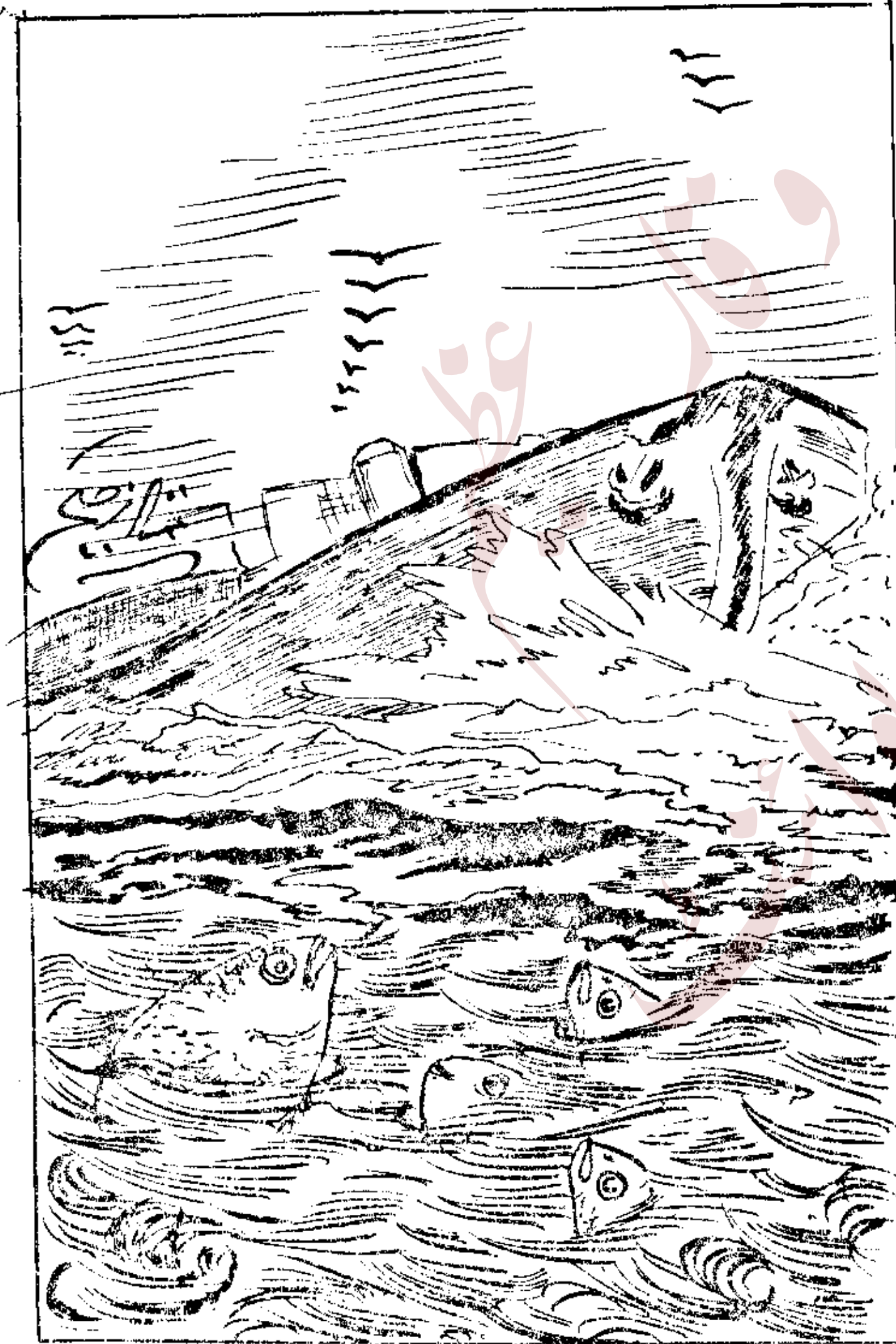
کھانا کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انہیں
سیاہ کافی پلائی گئی۔ کافی کھانے سے زیادہ مزیدار تھی۔
ٹالسن، اور رچرڈ نے کافی کو پسند کیا۔ ٹارزن نے
کافی پسند کی۔ پھر ٹارزن بولا۔

"میں تو یہاں بیٹھے بیٹھے گھبرا گیا ہوں۔"

"ہمارا بھی یہی حال ہے۔" رچرڈ بولا۔ "کیا
خیال ہے اوپر چلیں۔"

"چلو۔" ٹارزن نے کہا۔ پھر وہ تینوں اٹھ کر
اسٹیمر کے عرشے پر آ گئے۔ رچرڈ ٹارزن سے بولا۔

"میرے دوست برٹ اور مائیکل جانے کس حال
میں ہوں گے۔ ممکن ہے آئرہ اور مائرہ کچھ پریشان
ہوں۔" ٹارزن نے اسے غور سے دیکھا اور پوچھا۔

"دو لڑکیاں ان کے ساتھ ہیں۔"

"ہاں۔" رچرڈ نے کہا۔ "ہم نے انہیں منع کیا
تھا کہ تم مت جاؤ۔ مگر وہ نہ مانیں اور ان کے
ساتھ جزیرہ سمبالو پہنچ گئیں۔ ویسے وہ بہت
دلیر اور ماہر نشانہ باز ہیں۔"



"کچھ بھی ہو ان جزیروں میں لڑکیوں کی موجودگی
اچھی نہیں ہوتی۔" ٹارزن نے کہا۔ "یہ لوگ بڑے
وحشی ہیں۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں آدم خور
بھی ہیں۔ اگر کہیں تمہارے ساتھی آدم خوروں
کے ہتھے چڑھ گئے۔ تو پھر اب تک جانے ان
کا کیا حشر ہو چکا ہوگا۔"

"امید تو نہیں ہے کہ وہ آدم خوروں کے شکنجے
میں پھنس جائیں۔"

"نہ ہی پھنسیں تو بہتر ہے۔" ٹارزن نے
کہا۔ یکایک ٹالسن پریشانی سے بولا۔

"جزیرے پر ہم اپنے ساتھیوں کو تلاش کس
طرح کریں گے۔"

"یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟" ٹالسن نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"جزیرے پر پہنچ کر ہم انہیں تلاش کر لیں
گے۔" ٹارزن نے اسے بتایا۔ "وہ جنگل میں
ہی ہوں گے۔ میں انہیں جلد ہی تلاش کر لونگا۔"

"ہوں!" ٹالسن نے کہا۔ اور وہ افق کی طرف دیکھنے لگا۔ "ایک جہاز مشرق کی طرف جا رہا تھا۔ وہ ایک چھوٹے سے دھبے کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔ ٹالسن بولا۔

"کوئی جہاز جا رہا ہے!"

"جانے دو!" ٹارزن نے لاپرواہی سے کہا۔ اور پھر ٹارزن سے مخاطب ہوا۔ "کیا جزیرہ سمبالو میں بہت زیادہ شیر ہیں!"

"دوسرے جزیروں کی نسبت شیر وہاں کچھ زیادہ ہی ہیں۔" ٹارزن نے کہا۔ جزیرہ سمبالو پر شیروں کی پوجا کی جاتی ہے۔ ان کے مندروں میں شیروں کے بڑے بڑے مجسمے ہیں۔ وہ ان کی پوجا کرتے ہیں۔

رچرڈ نے گھبرا کر ٹارزن کی طرف دیکھا اور کہا۔

"پھر تو وہ شیروں کے مارے جانے پر اعتراض کرتے ہوں گے!"

"یقیناً کرتے ہوں گے!" ٹارزن نے کہا۔ "اس



کے باوجود وہاں بے شمار شکاری جاتے ہیں اور اب شکار کرتے ہیں۔ وہ جنگلیوں کی حدود سے ذرا آگے جا کر شکار کھیلتے ہیں۔ اس لئے وہ جنگلیوں کے غم و غصے سے آزاد رہتے ہیں!"

"پھر تو ہمارے ساتھی بھی ان کی حدود سے باہر ہی شکار کھیل رہے ہوں گے!" رچرڈ نے کہا۔

"یہی بات ہوگی!" ٹارزن بولا۔ "اسی لئے میں نے کہا تھا کہ میں انہیں تلاش کر لوں گا۔"

"کیا تم کبھی جزیرہ سمبالو گئے ہو!" رچرڈ نے پوچھا

"کئی مرتبہ گیا ہوں!" ٹارزن نے کہا۔ "میں جزیرے کی ہر جگہ سے واقف ہوں! فکر مت کرو تمہیں تمہارے ساتھی مل جائیں گے!"

"پھر تو تمہارا ہمارے ساتھ آنا بہتر ہی ہوا!" رچرڈ بولا۔ "مجھے خوشی ہے کہ ہمیں تم جیسا مخلص دوست مل گیا۔ میں ایک بات پر حیران ہوں!"

"کس بات پر حیران ہو" ٹارزن نے پوچھا۔

"جزیرہ سمبالو اتنی دور نہیں ہو سکتا کہ ہم صبح

وہاں پہنچیں گے ؟"

"جس راستے سے یہ اسٹیمر جائے گا۔" ٹارزن نے کہا
اس راستے سے جزیرہ سمبالو کافی دور پڑتا ہے۔ یہ
دوسرے جزیروں پر بھی لوگوں کو اتارتا ہوا جائے گا۔

"تو یہ بات ہے۔" رچرڈ نے کہا۔ "میں اس سوچ
رہا تھا کہ ہم کسی غلط جگہ پر نہ جا رہے ہوں۔"

"بالکل نہیں۔" ٹارزن نے کہا۔ "ہم جزیرہ سمبالو
پہنچیں گے۔"

وہ کافی دیر تک وہاں کھڑے ادھر ادھر کی باتیں
کرنے لگے۔ پھر کچھ حبشی بھی اوپر آ گئے۔ وہ
نیچے چلے آئے۔ اور آ کر اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔
کچھ حبشی بیٹھے اونگھ رہے تھے۔ سامنے ایک
جزیرہ دکھائی دینے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اسٹیمر
اس جزیرے کی چھوٹی سی جیٹی کے ساتھ جا لگا۔
وہاں کچھ حبشی اترے اور پھر کچھ سوار ہوئے۔ وہاں
اسٹیمر نے ایک گھنٹہ قیام کیا۔ اسٹیمر پھر چل پڑا۔
اسٹیمر پانی کو کاٹتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا



رات کا کھانا خشک مچھلی اور ڈبل روٹی پر مشتمل تھا۔
کھانا لذیذ تھا۔ کھانے کے بعد انہیں سیاہ کافی پلائی
گئی۔ کھانا کھا کر لوگوں پر خماری طاری ہو گئی۔
اور وہ اونگھنے لگے۔ تقریباً گھنٹے کے بعد لوگ
سیٹوں سے ٹیک لگائے سونے لگے تھے۔ ایک
جزیرہ آیا وہاں بھی لوگ اترے اور چڑھے۔ پھر اسٹیمر
آگے بڑھ گیا۔ رات گذرتی جا رہی تھی۔ ہوا ٹھنڈی
اور تیز تھی۔ مرطوب ہوا پریشانی کا باعث بن
رہی تھی۔ اس کی وجہ سے ٹائسن اور رچرڈ کے
کپڑے بھیگ سے گئے تھے۔ پچھلے پہر سب کی
آنکھ لگ گئی۔ اسٹیمر کے انجن کی آواز رات ہونے
کی وجہ سے زیادہ ہی بلند ہو گئی تھی۔

اچانک انہیں بھیانک چیخ سنائی دی۔ سب نے
گھبرا کر ایکدم آنکھیں کھول دیں۔ سب نے ادھر
ادھر دیکھا۔ مگر وہاں کچھ نہ تھا۔ سب ہی ایک دوسرے
کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔

"یہ چیخ کی آواز کیسی تھی ؟"

ٹارزن نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔ رچرڈ نے کہا
"یہ کون چیخا تھا۔"
"کسی انسان کی چیخ کی آواز تھی!" ٹارزن نے کہا
"میری سمجھ میں نہیں آتا چیخا کون تھا۔"
"چیخ بہت ہی خوفناک تھی۔ ٹائسن نے کان کو ہاتھ لگا کر کہا" توبہ ہے میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی کو قتل کیا جا رہا ہو۔"

سب ہی حیران اور گھبرائے ہوئے تھے۔ کپتان اپنے کیبن سے نکل کر آنکھیں ملتا ہوا وہاں آ گیا۔ اس نے ماحول کا جائزہ لیا۔ سب ہی گھبرائے بیٹھے اور چپ چاپ بیٹھے تھے۔ کپتان نے کہا۔

"یہ کیسی آواز تھی۔" یہ کسی کو کچھ معلوم نہ تھا یہ کیسی آواز تھی۔ کوئی کیا بتاتا۔ پھر کپتان نے سب سیٹوں کا جائزہ لیا۔ ایک سیٹ خالی تھی۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ کپتان کے ساتھ ساتھ سب ہی اس سیٹ کی طرف دیکھنے لگے۔



مسافروں کے دلوں میں انجانی سی دہشت اُبھرنے لگی تھی۔ اُن کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ سیٹ کیسے خالی ہو گئی۔ کپتان بھی سوچ رہا تھا۔ کہ یہ مسافر کہاں گیا۔ چند لمحے خاموشی میں گذر گئے۔ ٹارزن اپنی جگہ سے اُٹھا اور کپتان کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے پوچھا۔
"کیا سوچ رہے ہو کپتان؟"
"میں سوچ رہا ہوں!" اس نے کہا" یہ مسافر کہاں گیا۔"
"ساتھ والے مسافر سے دریافت کرو!" ٹارزن نے کہا۔
کپتان چلتا ہُوا۔ اس مسافر کے سامنے پہنچ گیا۔ اس

نے اس سے پوچھا۔

"تمہارے ساتھ کوئی بیٹھا ہوا تھا!"

"ہاں!" اس نے پریشان لہجے میں کہا۔ "تو پھر وہ مسافر کہاں گیا۔"

"میری آنکھ لگ گئی تھی!" اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ "میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا۔ ممکن ہے سمندر میں کود گیا ہو۔ اس کے علاوہ وہ اور کہاں جا سکتا ہے!"

"اپنی مرضی سے کون جان دیتا ہے!" کپتان نے کہا۔

"ممکن ہے اس نے خودکشی کی ہو" مسافر نے کہا

"میں نہیں مانتا!" کپتان بولا "خودکشی کرنے والے چیختے نہیں۔ وہ اپنی مرضی سے جان دیتے ہیں۔ انہیں چیخنے چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو کپتان!"

ٹارزن کسی خیال کے تحت فوراً آگے بڑھا۔ وہ مسافر



اور اپنی سیٹوں سے اُٹھ کر وہاں آ گئے تھے۔ رچرڈ اور ٹاکس بھی آ گئے تھے۔ ٹارزن اس مسافر کی سیٹ کی طرف سے سمندر میں جھانکنے لگا۔ اُسے کوئی غیر معمولی بات دکھائی نہ دی۔ پھر اس نے غور سے دیکھا۔ سیٹ پر پانی کے چھینٹے پڑے تھے۔

ٹارزن نے پُرخیال انداز میں کپتان سے کہا۔

"سیٹ پر پانی کے چھینٹے ہیں!"

کپتان اور دوسرے مسافروں نے بھی وہ چھینٹے دیکھے پھر کپتان نے ٹارزن سے کہا۔

"اس سے تمہارا کیا مقصد ہے!"

"میرا خیال ہے۔ اس آدمی کو وہیل مچھلی اُٹھا کر لے گئی ہے۔"

"سیٹیں بالکل سمندر کے ساتھ نہیں ہیں!" کپتان بولا "کچھ فاصلہ ہے!"

"اتنا زیادہ فاصلہ بھی نہیں ہے کپتان!" ٹارزن نے کہا "کہ وہیل مچھلی کا خوفناک منہ وہاں نہ پہنچ سکے۔"

"میں نہیں مانتا۔ وہیل مچھلی یہاں کہاں؟" کپتان بولا۔ "مجھے تیس سال ہو گئے ہیں اس سمندر میں اسٹیمر کا کپتان بنے ہوئے پہلے کبھی اس قسم کا واقعہ نہیں ہوا — میں نے اس سمندر میں کبھی وہیل مچھلی بھی نہیں دیکھی ہے۔"

"شاید دوسرے سمندروں سے یہاں آ گئی ہو" ٹارزن نے کہا۔ "مجھے تو یہی لگتا ہے کہ وہیل مچھلی ہی اُسے اٹھا کر لے گئی۔ ساتھ والا مسافر منہ پھاڑے حیرت سے ٹارزن کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ تھے۔ اچانک ایک بہت بڑا پنجہ جس میں گز گز بھر لمبی انگلیاں بے چین انداز میں تڑپ رہی تھیں۔ نمودار ہوا اور آگے بڑھنے لگا۔ وہ بے شمار انگلیاں تھیں ان سبز رنگ کی انگلیوں پر کانٹے سے پڑے ہوئے تھے۔

وہ پنجہ تیزی سے ساتھ والی سیٹ کے مسافر کی گردن کی طرف بڑھا۔ اور ایکدم اس کی گردن

کو انگلیوں نے دبوچ لیا۔ اس کے منہ سے ایک
بھیانک چیخ نکلی۔ دوسرے لوگوں نے فوراً پلٹ
کر ادھر دیکھا۔ اور دہشت زدہ ہو گئے۔ مسافر
نے سیٹ کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی کے ساتھ
تھام لیا۔

مگر وہ کسی بہت ہی طاقتور بلا کا پنجہ تھا۔ اس
نے ایک جھٹکے کے ساتھ مسافر کو اپنی طرف کھینچ
لیا۔ ٹارزن لنگوٹ سے اپنا خنجر نکال کر تیزی سے
پنجے کی طرف لپکا اور اس پر بھرپور وار کیا۔ مگر
وہ پنجہ مسافر کو گھسیٹ کر ایک دم نیچے سرک گیا
اور پانی میں غائب ہو گیا۔

خوف کی ایک تیز لہر اسٹیمر میں دوڑ گئی۔ سب
ہی نے یہ بھیانک منظر دیکھ لیا تھا۔ سب کے رنگ
زرد ہو گئے تھے۔ اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے
ادھر دیکھ رہے تھے۔ جہاں پنجہ سمندر میں غائب
ہوا تھا۔ ٹارزن سمندر میں غور سے دیکھ رہا تھا۔
مگر اسے کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ کپتان تو



کپتان سکتے کے سے عالم میں کھڑا تھا۔

اسٹیمر تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔
ٹارزن سمندر میں دیکھتا ہوا اس خوفناک بلا کو
تلاش کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر اسے
کچھ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اچانک ٹارزن کو
سمندر میں بھنور پڑتا دکھائی دیا۔ اس نے
اسی لمحے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

ٹارزن کو سمندر میں اس طرح چھلانگ لگاتے
دیکھ کر سب ہی ہکا بکا رہ گئے۔ کپتان بھاگ
کر انجن روم میں گیا۔ اس نے انجن کو بند کرا
دیا۔ پھر وہ باہر آ گیا۔ ڈرائیور بھی اس کے
ساتھ ہی باہر آ گیا۔ اسٹیمر سے خارج ہونے
والی روشنی میں انہیں ٹارزن غوطے کھاتا دکھائی
دے رہا تھا۔ رچرڈ کپتان سے بولا۔

"میرا دوست یہ جانتے ہوئے بھی کہ سمندری
بلا خطرناک ہے۔ اس نے اسے تلاش کرنے
کی کوشش شروع کر دی۔

"یہ پاگل پن ہے!" کپتان نے تلخی سے کہا۔ "دلیری نہیں۔ سمندری بلا دو آدمیوں کو کھا چکی ہے۔ ممکن ہے ٹارزن کو بھی پکڑ لے"

"اسی لئے تو ٹارزن نیچے گیا ہے کہ اس سے دو دو ہاتھ کرے۔" رچرڈ نے فخر سے کہا۔ "ٹارزن بہت طاقتور ہے۔ وہ ایسی بلاؤں سے نمٹنا جانتا ہے!"

"جانے کتنی بڑی بلا ہے!" کپتان نے کہا۔ "ٹارزن کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔"

"گھبراؤ نہیں کپتان!" رچرڈ بولا۔ "ٹارزن کو کچھ نہیں ہوگا۔ اگر وہ بلا اُسے نظر آ گئی تو وہ اسے ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔"

سب ہی مسافر گھبرائی گھبرائی نظروں سے سمندر میں غوطے لگاتے ہوئے ٹارزن کو دیکھ رہے تھے۔ اسٹیمر پروں پر ڈول رہا تھا۔ مگر اب وہ آگے نہ بڑھ رہا تھا۔ ٹارزن سمندر میں اس بلا کو کافی دیر تک تلاش کرتا رہا۔



مگر وہ اسے دکھائی نہ دی جانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔ پھر کپتان اسے آوازیں دینے لگا۔ "واپس آ جاؤ کیوں اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو؟"

"میرا نام ٹارزن ہے!" وہ چلّا کر بولا۔ "میں ایسی بلاؤں کا دشمن ہوں۔ اب وہ بلا میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتی۔ میں ابھی اور اسے تلاش کروں گا۔"

یہ کہہ کر وہ سمندر میں غوطے لگانے لگا۔ اس نے اُسے بہت ہی تلاش کیا مگر وہ بلا اسے نہ ملی۔ ناچار اسے واپس لوٹنا پڑا۔ وہ کچھ مایوس سا دکھائی دے رہا تھا۔ کپتان نے ایک موٹا رسہ نیچے پھینک دیا۔ ٹارزن نے وہ رسہ پکڑ لیا۔ اور اس کے ذریعے اوپر آ گیا۔

اب سب مسافر اپنی سیٹیں چھوڑ کر درمیان آ کھڑے ہوئے تھے۔ ڈر کی وجہ سے وہ کانپ رہے تھے۔ کوئی بھی اپنی سیٹ پر

بیٹھنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس سے کپتان کو
خاصی پریشانی ہو گئی تھی۔ ٹارزن کے بالوں
سے پانی نچڑ رہا تھا۔ وہ ایک سیٹ پر بیٹھ
گیا۔ کپتان اسے فہمائشی نگاہوں سے دیکھ
کر بولا۔

"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا ٹارزن۔"

"میں نے کیا کیا ہے" ٹارزن نے اُسے گھورا۔

"تم نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال لیا
تھا۔" کپتان بولا "وہ بلا تمہیں پکڑ سکتی
تھی۔ تم مر بھی سکتے تھے۔"

"میں مر جاتا تو اس سے کیا فرق پڑتا۔ دو
آدمی بھی تو مر چکے ہیں۔ ابھی جانے ہم میں
سے کسے مرنا ہے۔"

سب کے رنگ فق ہو گئے۔ مسافر لرزنے لگے۔
اُن کی آنکھوں سے خوف و ہراس جھلک رہا
تھا۔ کپتان بہت زیادہ پریشان دکھائی دینے
لگا تھا۔ وہ پھنسی پھنسی آواز میں بولا۔



"کیا وہ بلا پھر آئے گی سر۔"

"ضرور آئے گی۔" ٹارزن بولا۔ "یوں لگتا
ہے۔ جیسے اُسے انسانی خون کی چاٹ پڑ گئی
ہے۔ وہ انسانوں کو ہضم کرتی رہے گی۔
جب تک اسے ختم نہیں کر دیا جاتا۔ وہ ایسا
کرتی رہے گی۔"

کپتان گھبرائے لہجے میں بولا۔

"یہ تو بہت مشکل میں پھنس گئے ہیں ہم سر۔"
اس کے عملے کے چھ آدمی تھے۔ چار کے پاس
بندوقیں تھیں۔ کپتان نے ان سے کہا۔

"بندوقیں سنبھال لو۔ جیسے ہی وہ بلا دکھائی
دے۔ فوراً گولی چلا دو۔"

"ایسا ہی ہو گا سر۔"

وہ تیار ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے علاوہ رچرڈ
اور ٹائسن نے بھی اپنی بندوقیں سنبھال لیں۔
اسٹیمر کو پھر چلانے کا حکم دے دیا گیا۔ اسٹیمر
پھر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ اب

کوئی مسافر بھی سیٹ پر موجود نہیں تھا۔ سب ہی درمیان میں بیٹھ گئے تھے۔ اور خوف آمیز نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بندوقوں کا رخ سمندر کی طرف تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ اسی حالت میں گذر گیا۔ کپتان پستول لئے کھڑا تھا۔ وہ سخت پریشان اور بے چین تھا ٹارزن بھی غور سے سمندر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نیند سب کی آنکھوں سے اُڑ گئی تھی۔ وہ سب تارہ بنی آنکھوں سے سمندر کی طرف دیکھ رہے تھے۔

یکایک خوفناک پنجہ سمندر کی طرف سے لہرایا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ وہ گھبرا کر اس پنجے کی طرف دیکھنے لگے۔ اس میں انگلیاں بے چینی سے لہرا رہی تھیں۔ کپتان چیخا۔

"فائر! ۔۔۔"

گولیاں ایک ساتھ پنجے کی طرف چلیں اور پنجے پر لگیں۔ پنجہ واپس نہ گیا۔ بلکہ آگے ہی آگے



بڑھتا چلا گیا۔ پھر اچانک پنجے نے عملے کے ایک رائفل بردار حبشی کو گردن سے پکڑ لیا۔ ٹارزن نے پنجے پر اپنے خنجر سے کتنے ہی وار کئے مگر وہ پنجے کو ذرا بھی زخمی نہ کر سکا۔ کتنی ہی گولیاں اس پنجے کو لگیں۔ مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ٹارزن نے پیچھے سے رائفل بردار کو پکڑ لیا۔

مگر وہ پنجہ اس قدر طاقتور تھا کہ ٹارزن اس آدمی کو سمندر میں جانے سے نہ روک سکا۔ وہ خود بھی اس کے ساتھ ساتھ کھنچنے لگا۔ آخر کار ٹارزن نے اُسے چھوڑ دیا۔

سب ہی خوفناک بلا کی طاقت کے مظاہرے کو وحشت سے دیکھ رہے تھے۔ انہیں یوں لگ لگ رہا تھا کہ جیسے ان کے دل دھڑکنا بھول گئے ہوں۔ وہ بہت ہی زیادہ خوفزدہ ہو گئے تھے۔ ٹارزن پشیمانی کے عالم میں کھڑے اس جگہ سمندر میں دیکھ رہا تھا جہاں وہ بلا اُس آدمی کو لے کر غائب ہو گئی تھی۔

"جب کافی دیر اسی حالت میں گذر گئی تو جیسے کپتان کو ہوش آ گیا۔ وہ ٹارزن سے مخاطب ہُوا۔

"میں سمجھتا ہوں تم بہت زیادہ طاقتور ہو مگر تم بھی ناکام ہو گئے!۔ گولیاں بھی اُس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ جانے وہ کس قسم کی بلا ہے۔ اس کا پنجہ ہی دکھائی دیتا ہے۔ وہ خود دکھائی نہیں دیتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ بہت بڑی اور خوفناک بلا ہے!۔"

"وہ بہت ہی طاقتور بلا ہے کپتان!۔" ٹارزن بے دلی سے بولا۔ "میں نے اپنی تمام طاقت صرف کر دی تھی۔ مگر میں بھی تمہارے عملے کے آدمی کو اس کے پنجے سے آزاد نہ کر سکا۔ اب میں سوچتا ہوں کہ میں بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکوں گا۔"

"جانے یہ بلا اس سمندر میں کہاں سے آ گئی!۔" کپتان نے پُرتشویش لہجے میں کہا۔



"جب تک بلا اس سمندر میں ہے۔ میں سفر نہ کر سکوں گا۔ تین آدمی ختم ہو گئے!۔ میں سوچتا ہوں!۔ کیا کروں۔ کہیں وہ بلا پھر نہ آ جائے۔"

"تم یوں کرو کپتان!۔" رچرڈ بولا۔ "سب آدمیوں کو کیبن میں بند کر دو!۔"

"ہاں!۔ یہ ترکیب ٹھیک ہے!۔" کپتان نے کہا۔ "سب لوگ کیبنوں میں چلے جائیں۔"

اسٹیمر میں تین کیبن تھے۔ وہ لوگ اسٹیمر کے کیبنوں کی طرف بھاگے۔ اور کیبنوں میں گھس کر دروازہ بند کر لیا۔ کپتان، ٹارزن، رچرڈ اور ٹائٹس انجن روم میں آ گئے۔ اور دروازے کو اندر سے بند کر لیا۔ وہ موٹے شیشے سے سمندر کو دیکھ رہے تھے۔ کپتان بولا۔

"میں نے سمندر میں پہلی مرتبہ اس قسم کی بلا کو دیکھا ہے۔"

"سمندر میں اس قسم کی جانیں کتنی بلائیں ہونگی!۔" ٹارزن نے کہا۔ پھر اس نے پوچھا۔ "جزیرہ سمبالو کتنی دور ہے؟"

"نزدیک ہی ہے!۔" کپتان نے کہا۔ اور سامنے دیکھنے لگا۔

دن کا اُجالا سمندر کے نیلے پانیوں پر
پھیلنے لگا تھا۔ پھر وہ بلا کہیں دکھائی نہ دی تھی
انہیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے انہوں نے رات کوئی
بھیانک خواب دیکھا تھا۔ خواب نہیں وہ حقیقت
تھی۔ ایک خوفناک حقیقت۔ "تین آدمی ان کے
بیچ سے غائب ہو چکے تھے۔ اور وہ سمندری بلا کا
لقمہ بن چکے تھے۔ کپتان غمگین اور بے چین
دکھائی دے رہا تھا۔ اب تمام مسافر جزیرہ سمبالو
کے ہی رہ گئے تھے۔

جب دن کا اُجالا اچھی طرح پھیل گیا اور
سورج نکل آیا۔ تو کپتان نے سب کو باہر بلا لیا۔
انہیں ناشتہ میں انڈے اور ٹوسٹ دیئے گئے۔ پھر



انہیں کافی پلائی گئی۔ سب نے خاموشی اور بے چینی
میں ہی ناشتہ کیا۔ کپتان ناشتے سے فارغ ہو
کر ٹارزن کے پاس آ گیا۔ ٹارزن رچرڈ اور ٹالکسن
قریب قریب بیٹھے تھے۔ رچرڈ اور ٹالکسن بھی
اداس تھے۔ مگر ٹارزن حسبِ معمول حالت میں تھا۔
اس کے چہرے سے کوئی اندازہ نہ لگا سکتا تھا۔
کہ وہ غمگین ہے یا خوش۔ اس کی نیلی آنکھیں وحشیانہ
انداز میں ادھر اُدھر دیکھ رہی تھیں۔ سامنے جزیرہ
سمبالو کے دھندلے دھندلے سے آثار دکھائی
دینے لگے۔ کپتان نے کہا۔

"جزیرہ سمبالو قریب آ رہا ہے۔ مجھے خوشی ہوگی
کہ ہم آرام سے سمبالو پہنچ جائیں گے۔ جزیرہ
سمبالو میں مسافروں کو اتار کر آگے جانا پڑے گا۔"

"وہ کیوں کپتان!" ٹارزن نے پوچھا۔

"اس لئے کہ جزیرہ سمبالو میں کوئی بندرگاہ نہیں
ہے۔ ایک معمولی سی چھوٹی ہے۔" کپتان نے کہا۔

"زیادہ دور جانا پڑے گا تمہیں؟" ٹارزن اُسے

گھور کر بولا۔

"بیس میل کا فیصلہ عبور کرنا پڑے گا۔" کپتان نے کہا۔

"میرا خیال ہے بلا تمہیں تنگ نہ کرے گی!" ٹارزن نے کہا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟" کپتان نے جلدی سے پوچھا۔

"ممکن ہے دن کی روشنی میں وہ باہر نہ نکلتی ہو۔" ٹارزن نے اپنا قیاس ظاہر کیا۔

"ممکن ہے تم ٹھیک کہتے ہو۔" کپتان نے کہا۔ "مگر میں ابھی کئی روز سفر نہیں کروں گا۔"

"احتیاط بہرحال ضروری ہے۔" ٹارزن نے کہا۔

"میں حیران ہوں کہ ہم نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ گولیوں اور خنجر نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔ آخر اسے کیسے ہلاک کیا جائے گا۔ یہ تو بہت ہی خطرناک بلا ہے۔"

جب مجھے وہ منظر یاد آتا ہے، میرے رونگٹے



کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

"ہاں!" رچرڈ نے کہا۔ "ہاں بہت ہی خطرناک منظر تھا۔"

تھوڑی دیر کے بعد جزیرہ آ گیا۔ اسٹیمر چھوٹی سی جیٹی کے ساتھ جا لگا۔ مسافر نیچے اتر گئے۔ ٹارزن اور اس کے انگریز دوست بھی نیچے اتر آئے۔ جب سب مسافر چلے گئے۔ تو اسٹیمر بھی آگے گیا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ دھوپ اچھی طرح پھیل گئی تھی۔ وہ جزیرہ سمندر کے کنارے آباد تھا۔ وہاں سیاہ فام جنگلی گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔

یکایک ایک سیاہ فام جنگلی ان کے قریب آ گیا۔ اس نے بھالا تھام رکھا تھا۔ وہ ٹارزن سے مخاطب ہوا۔

"تم یہاں کس لئے آئے ہو!"

"جزیرے کی سیر کرنے!" ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

وہ جنگلی انگریزوں کو مشکوک نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔

"یہ لوگ کون ہیں؟"

"یہ میرے دوست ہیں ۔" ٹارزن نے خندہ پیشانی سے کہا۔

"ان کے پاس بندوقیں ہیں ۔" وہ جنگلی بولا "یہ شکاری معلوم ہوتے ہیں ۔ تم یہاں شیروں کا شکار کھیلنے آئے ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے اس جزیرے میں شکار کھیلنا منع ہے ۔"

"ہم آگے جانا چاہتے ہیں ۔" ٹارزن نے کہا۔ "ہم یہاں کوئی شکار نہیں کھیلیں گے ۔"

"میرے ساتھ چلو یہ بات تم سردار سے کہنا ۔" جنگلی بولا۔

"ہم تمہارے ساتھ نہیں جا سکتے ۔" ٹارزن نے کہا۔

"تمہیں جانا ہی ہوگا ۔" اسی لمحے اس نے چلانا شروع کر دیا۔ رچرڈ بولا

"یہ جنگلی کیا کہتا ہے ۔"

"یہ ہمیں اپنے سردار کے پاس لے جانا چاہتا ہے۔" ٹارزن نے کہا۔ "یہ سمجھ گیا ہے کہ ہم یہاں شیر کا شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اب یہ اپنے آدمیوں کو



آوازیں دے رہا ہے ۔"

"کیا ہمیں ان سے جنگ کرنا ہوگی ؟" ٹائمس نے پوچھا۔

"جنگ کی ضرورت نہیں ہے ۔" ٹارزن نے کہا۔ "یہ ان کا علاقہ ہے ۔ ہم خواہ مخواہ مصیبت میں پھنس جائیں گے ۔ میں انہیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ ممکن ہے مان جائیں ۔ اگر نہ مانے تو ہم ان کے ساتھ چلے جائیں گے ۔"

"ٹھیک ہے ۔" رچرڈ نے کہا۔ "کوشش کر کے دیکھ لو ۔"

کتنے ہی جنگلی اس کے آواز دینے پر وہاں پہنچ گئے ۔ انہوں نے بھالے پکڑ رکھے تھے ۔ جنگلی نے ان سے کچھ کہا۔ انہوں نے اسی لمحے انہیں گھیر لیا۔ اور بھالے ان کی طرف تان دیئے۔ ٹارزن بولا۔

"میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں ۔ کہ ہم تمہارے علاقے میں شکار نہیں کھیلیں گے ۔"

"مجھے یقین دلانے کی ضرورت نہیں ۔ اب تمہیں

سردار کے پاس جانا ہوگا۔"

"اگر ہم نہ جائیں تو تم کیا کروگے؟" ٹارزن نے اُسے گھورا۔

"تو ہم تمہیں اسی جگہ ختم کر دینگے۔" جنگلی نے کہا۔ ٹارزن کو جوش آگیا۔ مگر اس نے اپنے غصّے کو بمشکل دبایا اور بولا۔

"اچھا چلو ہم تمہارے سردار کے پاس چلتے ہیں۔"

"چلو۔" جنگلی نے کہا۔ اور آگے آگے چلنے لگا۔ انہیں گھیرے میں لے کر دوسرے جنگلی بھی چلنے لگے۔

وہ تھوڑی دیر میں ہی بستی میں آگئے۔ ان کی جھونپڑیاں سامنے تھیں۔ سیاہ فام عورتیں بچے بوڑھے سب ہی انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ ٹارزن کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں دلچسپی کے تاثرات پیدا ہو رہے تھے۔ کہ انہیں بالکل اپنی طرح دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے بھی لنگوٹ باندھ رکھا تھا۔ مگر اس کا



رنگ سفید تھا۔ وہ اس سفید فام جنگلی کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ جنگلی انہیں جھونپڑیوں کے آگے سے گذار کر مندر کی طرف لے آئے۔ مندر کے قریب ہی ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی۔ جھونپڑی کے آگے بھالا بردار دو جنگلی کھڑے تھے۔ جنگلی نے ان سے کچھ کہا۔ انہوں نے انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ باقی جنگلی باہر ہی رُک گئے۔

وہ جنگلی انہیں ساتھ لیکر اندر آگیا۔ جیسے ہی وہ اندر آئے۔ کھالوں کے بستر پر بیٹھے ہوئے سردار نے ان کی طرف تعجب سے دیکھا۔ اس کے قریب چار جنگلی اور بیٹھے تھے۔ وہ چھوٹے سردار تھے۔ وہ آپس میں کوئی مشورہ کر رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر وہ اپنی باتیں روک چکے تھے۔ اور اب ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ سردار کے سامنے پہنچ کر جنگلی ادب سے جھکا۔ پھر سیدھا ہو کر بولا۔

"سردار! یہ اجنبی ہمارے پر آگئے ہیں۔ ان

کے پاس بندوقیں ہیں۔ مجھے یہ شکاری لگتے ہیں۔"
جنگلی کے خاموش ہونے پر سردار انہیں
بغور دیکھنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"تم لوگ کون ہو؟"

"میں ٹارزن ہوں اور یہ میرے دوست ہیں۔"
ٹارزن نے کہا" میں انہیں یہاں سیر کرانے لایا ہوں"
سردار انہیں گھورنے لگا۔ پھر بولا۔

"میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے کہ اپنے
آپ کو جنگل کا بادشاہ کہلاتے ہو۔ شیروں کو
ہاتھوں سے ختم کر دیتے ہو۔ تم بہت ظالم ہو۔
ہمارے دیوتا کو مارتے ہو۔ اس سے پہلے کہ
ہمارے غضب تم پر نازل ہو۔ تم اپنے ساتھیوں
کو لے کر فوراً یہاں سے نکل جاؤ ــــ اسی میں
تمہاری بہتری ہے۔ تم اگر یہاں ہمارے مہمان نہ
ہوتے تو ہم تمہیں اپنے مندر میں لے جا کر دیوتا
پر قربان کر دیتے ــــ"

پھر اس نے ذرا رک کر کہا۔



"ہم تمہاری خاطر تواضع ضرور کریں گے ــــ" کھانا
کھاؤ اور فوراً یہاں سے نکل جاؤ ــــ"

"تو تمہیں مہمانوں کا خیال ہے۔" ٹارزن
نے تلخی سے کہا۔

سردار نے جنگلی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"انہیں مہمان خانے میں لے جاؤ ــــ"

جنگلی انہیں ساتھ لے کر دوسری جھونپڑی میں
آ گیا۔ نوجوان لڑکیاں اُن کے لئے کھانا لے
آئیں۔ پتھر کی قابوں میں مختلف پرندوں اور
جانوروں کا بھنا ہوا گوشت تھا۔ بڑے بڑے
پتھر کے گلاسوں میں پھلوں کا شربت تھا۔ انہوں
نے خوب رغبت سے کھانا کھایا۔ جب وہ
کھانا کھا چکے تو جنگلی نے کہا۔

"اب تم یہاں سے فوراً نکل جاؤ۔"

وہ جھونپڑی سے باہر آ گئے۔ ٹارزن باہر آ کر
ان سے مخاطب ہوا ــــ

"اب ہمیں دریا کی طرف جانا چاہیئے ــــ!"

"دریا یہاں سے کتنی دور ہے؟" رچرڈ نے پوچھا۔

"دس میل کے فاصلے پر ہے۔" ٹارزن بولا۔ "دریا کے دوسری طرف ہمیں وہ لوگ مل جائیں گے۔ دریا کے دوسری طرف شیروں کا جنگل شروع ہوتا ہے"

"تمہارا مقصد ہے!" ٹائکس بولا۔ "بہت خطرناک علاقہ ہے۔"

"اس میں کیا شک ہے۔" ٹارزن نے کہا "معلوم نہیں کس وقت شیر ہمیں گھیر لیں۔"

"پھر تو ہمیں کافی محتاط رہنا پڑے گا۔" رچرڈ نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں!" ٹارزن نے کہا۔ اور وہ تیزی سے دریا کی طرف چلنے لگے۔ دھوپ کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ پسینے میں شرابور ہو گئے تھے۔ راستے میں انہیں کئی جنگلی ملے۔ مگر انہوں نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ اور نہ ہی انہوں نے ان کے ساتھ بات کی۔ جنگلی جانتے تھے کہ



سردار نے انہیں ضرور روکا ہوگا۔ اس لیئے وہ ان سے بات کیئے بغیر گذر جاتے تھے۔

وہ دریا کے کنارے پہنچ گئے۔ انہوں نے منہ ہاتھ دھویا اور پانی پیا۔ انہیں بھوک لگنے لگی تھی۔ ٹارزن بولا۔

"یہاں تو کوئی بھینسا یا نیل گائے بھی دکھائی نہیں دیتا۔"

"دریا پار کر لیں۔ پھر سوچیں گے!" رچرڈ نے کہا "مگر دریا کیسے پار کیا جائے۔"

"وہ دیکھو سامنے کشتی کھڑی ہے!" ٹارزن نے کشتی کی طرف اشارہ کیا۔

وہ تیزی سے کشتی کی طرف بڑھے۔ کشتی کے قریب آ کر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا۔ مگر انہیں دکھائی نہ دیا۔ پھر وہ کشتی میں بیٹھ گئے انہیں کشتی کا مالک کہیں دکھائی نہ دیا۔ رچرڈ بولا۔

"یہ کشتی یہاں کیسے آ گئی!"

"کوئی ادھر سے آیا ہوگا؟"

ٹارزن نے کہا۔ اس نے کشتی کو کھینا شروع
کر دیا۔ وہ چند منٹوں کے بعد دوسرے کنارے
سے جا لگے۔ ٹالسن بولا۔

"دریا پر کوئی پل نہیں ہے۔ عجیب بات ہے"

"پل دوسری طرف ہے" ٹارزن نے کہا "اگر
ہم پل کی طرف جاتے تو ہمیں پانچ میل اور
چلنا پڑتا۔ خوش قسمتی سے ہمیں کشتی مل گئی"
وہ کنارے پر اتر گئے۔ اور آگے چل پڑے۔ سا
درختوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ابھی وہ ایک میل
ہی اندر گئے تھے۔ کہ انہیں شیروں کی دھاڑیں
سنائی دینے لگیں۔ ٹالسن بولا۔

"یہاں تو دن میں بھی شیر دھاڑ رہے ہیں۔"

"یہاں شیر دن رات گھومتے رہتے ہیں۔"
ٹارزن نے کہا "شیروں کا جنگل شروع ہو گیا ہے"
اسی لمحے یکے بعد دیگرے کئی فائر فضا میں گونجے
وہ چونک پڑے۔ رچرڈ بولا۔

"یہ فائروں کی آواز تھی۔"

"یوں لگتا ہے جیسے تمہارے ساتھی اس جگہ ہوں۔"

پھر وہ آگے بڑھنے لگے



وہ درختوں کے جیسے ہی آگے
نکلے انہیں وہ لوگ نظر آ گئے۔ دو شیر پڑے
تڑپ رہے تھے۔ اور وہ دور کھڑے انہیں
تڑپتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ دو لڑکیاں تھیں۔
اور دو آدمی تھے۔ انہوں نے قدموں کی
آہٹ سن کر پلٹ کر دیکھا۔ رچرڈ خوش ہو کر بولا۔

"بلاشبہ یہ تو ہمارے ہی ساتھی ہیں۔"

انہوں نے اس طرف دیکھا۔ وہ رچرڈ اور ٹالسن
کو دیکھ کر ان کی طرف لپکے۔ لڑکیاں بھی
بھاگ کر ادھر آ گئیں۔ لڑکیوں اور مردوں نے
شکاری لباس پہن رکھے۔ وہ ایک دوسرے
سے گلے ملے۔ لڑکیوں سے ان کی خیریت

دریافت کی گئی۔ مائیکل نے ٹارزن کو دیکھ کر کہا
"یہ کون ہیں؟"
لڑکیاں اسے دلچسپی سے دیکھ رہی تھیں۔
"یہ ٹارزن ہے" رچرڈ نے کہا۔ "بہت ہی مخلص دوست ہے۔"
پھر اس نے ان کا اس سے تعارف کرایا۔ اور اس نے وہ واقعات انہیں دیئے جن حالات میں وہ ٹارزن سے ملے تھے۔ یہ سن کر انہوں نے ٹارزن کو دوستانہ نگاہوں سے دیکھا۔ مائیکل نے کہا۔
"تم بہت اچھے انسان ہو۔ اپنے دوستوں کی مدد کرنے پر میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"
"میں دوستوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔" ٹارزن بولا۔ "تم ان کے دوست ہو پھر میرے بھی دوست ہو۔ میں تمہارے بھی کام آؤنگا۔"
"آؤ کیمپ کی طرف چلتے ہیں۔" مائیکل نے کہا۔
اب مائیکل ہی ان کا سردار تھا۔ مائیکل بہترین



شکاری تھا۔ ان سے زیادہ طاقتور اور مضبوط تھا۔ اس کا قد کافی لمبا تھا۔ جسم کسرتی تھا۔ وہ بہت ہی خوبصورت جوان دکھائی دیتا تھا۔ مائرہ اور آئرہ بھی کافی خوبصورت لڑکیاں تھیں۔ وہ نڈر اور بے خوف تھیں۔ اسی لئے اس خوفناک جنگل میں آ گئی تھیں۔ وہ چلتے چلتے کیمپ کی طرف آ گئے۔
ٹارزن نے ان کے کیمپ کا جائزہ لیا۔ اور پھر بولا۔
"بہت محفوظ جگہ ہے۔ یہاں کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔" وہ خیمے میں داخل ہوئے۔ خیمے میں انہوں نے دو کمرے بنا رکھے تھے۔ دونوں کمروں میں شیروں کی بہت سی کھالیں پڑی تھیں۔ ان میں چند چیتوں کی کھالیں بھی تھیں۔ ٹارزن نے ان کی طرف حیرت سے دیکھ کر پوچھا۔
"کیا یہ سب شیر تم نے مارے ہیں؟"
"ہاں" مائیکل مسکرا کر بولا۔ "انہیں ہم نے

ہی شکار کیا ہے۔ اب ہم سب مل کر شکار کریں گے
اور مجھے امید ہے بہت سی کھالیں جمع کر لیں گے
مگر مجھے ایک بات نے پریشان کر رکھا ہے؟"
وہ ٹارزن کو گھورنے لگا۔
"کس بات نے پریشان کر رکھا ہے تمہیں؟"
ٹارزن نے پوچھا۔
"جب ہم یہاں سے کھالیں لے کر جائیں گے
تو کہیں جنگلی ہمیں تنگ نہ کریں۔"
"یہاں سے جانے کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے۔"
ٹارزن نے کہا۔
مائیکل کی آنکھیں خوشی اور اطمینان سے چمکنے لگیں۔
"کیا واقعی کوئی ایسا راستہ ہے!"
"ہاں ہے" ٹارزن نے کہا "میں تمہیں
اسی راستے سے لے کر جاؤں گا۔"
"تم نے تو میری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے
ٹارزن!" وہ جوش بھرے انداز میں بولا۔ "اب
میں اطمینان سے شکار کھیل سکوں گا۔ جب ہم



یہاں پہنچے تو جنگلیوں نے ہمیں بہت تنگ کیا
تھا۔ ان کی ہی وجہ سے ہمیں اتنی دور آ کر
شکار کھیلنا پڑا ہے۔ حالانکہ جزیرے کے قریب
بھی کافی شکار تھا!"
"تم نے بہت اچھا کیا جو یہاں آ گئے!"
ٹارزن نے کہا۔ "ورنہ جنگلیوں سے جان چھڑانا
مشکل ہو جاتی۔"
مائیکل نے اسے غور سے دیکھ کر پوچھا۔
"کیا خیال ہے ٹارزن اب تو جنگلی ہمیں تنگ
نہ کریں گے!"
"یہ نہیں کہا جا سکتا!" ٹارزن نے کہا "ممکن
ہے وہ ادھر آ کر تنگ کریں۔ آخر ہم ان کے
دیوتاؤں کا شکار کر رہے ہیں۔ یہ بات انہیں
سخت ناپسند ہے۔ بہر حال ہم ان کی طرف
سے غافل نہ رہیں گے۔"
مائیکل کو جیسے کچھ یاد آ گیا ہو وہ فوراً بولا۔
"میں ان دو شیروں کی کھالیں تو اتار لاؤں!"

پھر اطمینان سے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے ہم
باتیں کرنے لگے۔ مائرہ اور آئرہ ٹارزن کی عجیب و
غریب حالت کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھیں۔ ٹارزن
انہیں کسی دوسری ہی دنیا کا انسان دکھائی دے
رہا تھا۔ مائرہ نے کہا۔

"کیا تم بھی شیر کا شکار کھیلو گے!"

"میں جنگل کا بادشاہ ہوں!" ٹارزن بولا۔
"اور شیروں کو ہاتھوں سے ختم کر دیتا ہوں!"

"اچھا!" وہ دونوں حیران و ششدر اسے
دیکھنے لگیں۔

"پھر تو تم بہت طاقتور ہو!" آئرہ نے کہا۔

"شیر کو مارنا ٹارزن کے لئے معمولی بات ہے!"
ٹاکسن نے کہا۔

"پھر تو ہم شیر سے ٹارزن کی لڑائی ضرور دیکھیں
گے!" مائرہ بولی۔

"آج ہی میں تمہیں یہ لڑائی دکھاؤں گا!"
ٹارزن نے کہا۔ مائیکل شیروں کی کھال اتارنے کے



لئے باہر جانے لگا تو ٹارزن نے اس سے کہا۔

"چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں! تمہارا
اکیلا جانا ٹھیک نہیں ہے!"

وہ اس کے ساتھ باہر آ گیا۔ اور وہ جلد ہی اس جگہ
پہنچ گئے جہاں مردہ شیر پڑے تھے۔ ایک شیر کی کھال
ٹارزن نے اتاری اور دوسرے شیر کی مائیکل نے۔
پھر وہ کھالیں اٹھا کر کیمپ کی طرف آ گئے۔ اور
پھر گوشت کھانے اور کافی پینے لگے۔

ایک گھنٹہ آرام کرنے کے بعد وہ باہر آ گئے۔
ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔ ٹارزن خالی ہاتھ
تھا۔ لڑکیوں نے بھی بندوقیں سنبھال رکھی تھیں۔
وہ ایک وادی سے گزر کر ایک ندی کے کنارے
آ گئے۔ دوسرے کنارے پر انہیں پانی پیتے ہوئے
تین شیر دکھائی دیئے۔ مائیکل بولا۔

"ٹاکسن! میں اور رچرڈ شیروں کو نشانہ بنائیں گے!"
برٹ اور لڑکیوں نے کہا۔

"ٹھیک ہے!"

آن کے خاموش ہوتے ہی انہوں نے پانی پیتے
ہوئے تینوں شیروں کا نشانہ لیا اور فائر کر دیا۔
گولیاں تینوں شیروں کے دماغ میں لگیں اور
وہ وہیں ڈھیر ہو گئے۔ وہ غرا بھی نہ سکے۔ ٹارزن
نے کہا۔

"بہت بہترین نشانہ تھا۔ ابھی ٹارزن خاموش ہی
ہوا تھا کہ سامنے کی اونچی پہاڑی سے ایک شیر
نمودار ہوا اور اس نے ٹارزن پر چھلانگ لگا دی۔
لڑکیاں چیخیں اور بھاگ کر کافی فاصلے سے پرے
ہو گئیں۔ انہوں نے بندوقیں شیر کی طرف تان رکھیں
ٹارزن شیر کی لپیٹ میں آکر نیچے گرا۔ اُسے
خنجر نکالنے کا موقع بھی نہ ملا۔ شیر اور ٹارزن ایک
دوسرے سے لپٹ گئے۔ شیر کے پنجوں سے ٹارزن
کا جسم لہولہان ہو چکا تھا۔ مائیکل نے فوراً بندوق
تان لی۔ یکایک رچرڈ چیخا۔

"فائر مت کرنا۔ کہیں گولی ٹارزن کو نہ لگ جائے۔"
مائیکل نے بندوق نیچی کر لی اور ٹارزن کو شیر سے

لڑتے ہوئے دیکھنے لگا۔ کافی دیر کی جدوجہد کے
بعد ٹارزن نے شیر کی گردن اپنے گھٹنوں میں دبوچ
لی۔ شیر اس سے اپنی گردن چھڑانے کے لئے پورا
زور لگایا۔ ٹارزن نے بھی پوری قوت صرف کر دی۔
اور پھر آخر ایک زور دار جھٹکا دیا۔ شیر کی گردن ٹوٹ گئی
ٹارزن نے اُسے دھکا دیکر پرے گرا دیا۔ لڑکیاں
آنکھیں پھاڑے مردہ شیر کو دیکھ رہی تھیں۔ ٹارزن
اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور فوراً شیر کی طرف لپکا۔
پھر اس نے شیر کے مردہ جسم پر اپنا ایک پاؤں
رکھ کر ایک بھیانک چیخ ماری۔ اور اس قسم کی چیخ
میں جوش اور ولولہ تھا۔ اس کی یہ چیخ دل ہلا دینے والی
چیخ تھی۔ لڑکیوں کا مارے خوف کے رنگ زرد
ہو گیا۔ مائیکل اور برٹ بھی گھبرا گئے۔ ٹاکسن اور
رچرڈ پر اس چیخ کا کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ کیونکہ وہ پہلے
بھی اس قسم کی چیخ سُن چکے تھے۔ جنگلی جانور
اس سے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ درختوں سے
اُڑ کر پرندے چیختے ہوئے محوِ پرواز تھے۔ دور سے



شیروں کی دھاڑیں سنائی دینے لگیں۔ جنگل میں
اچھا خاصا ہنگامہ ہو گیا تھا۔ مائیکل ٹارزن کی طرف
دیکھ کر بولا۔

"کتنی خوفناک چیخ تھی تمہاری!۔۔"

"میں جب کامران ہوتا ہوں۔ ایسی ہی چیخ مارتا
ہوں۔" ٹارزن بے فکری سے بولا۔ مجھے اس چیخ
سے ایک طرح کا سکون ملتا ہے۔ مائرہ نے ٹارزن
کی بہادری کی تعریف کی۔ آئرہ نے کہا۔

"تم نے تو کمال کر دیا ٹارزن۔۔"

ٹارزن نے اس دوران میں شیر کی کھال اتار لی
تھی۔ مائیکل اور برٹ بھی تیر کر ندی کے دوسری
طرف پہنچ گئے۔ انہوں نے وہاں پڑے تینوں شیروں
کی کھالیں اتار لیں اور پھر وہ کھالیں لیکر
تیرتے ہوئے واپس آ گئے۔ کنارے پر آ کر انہوں
نے اپنے کپڑے پہنے۔ سورج غروب ہو گیا تھا۔
رات کی تاریکی ہر طرف پھیل گئی تھی۔ وہ باتیں
کرتے ہوئے اپنے کیمپ کی طرف جانے لگے۔

لڑکیاں پیچھے پیچھے آ رہی تھیں۔ اچانک درختوں کے
پیچھے سے دو جنگلی نمودار ہوئے۔ انہوں نے آئرہ
مائرہ کے منہ سختی سے اپنے ہاتھوں میں بھینچ
لئے۔ پھر وہ انہیں آہستگی سے کھینچ کر درختوں
کے پیچھے غائب ہو گئے۔

لڑکیاں بےہوش ہو چکی تھیں۔ جنگلیوں نے اپنے
ہاتھوں پر بےہوشی کی دوا مل رکھی تھی۔ اُنکے
کئی ساتھی درختوں سے نکل کر آ گئے تھے۔ وہ
ایک خفیہ راستے سے اپنی بستی کی طرف جانے
لگے۔ انہوں نے بیہوش آئرہ اور مائرہ کو کندھوں
پر ڈال رکھا تھا۔

جونہی کیمپ کے قریب پہنچ کر مائیکل نے پلٹ
کر دیکھا۔ تو اُسے لڑکیاں کہیں دکھائی نہ دیں۔
خوف سے اس کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ وہ گھبرا کر بولا
"لڑکیاں کہاں ہیں!"

برٹ نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔
"یہیں تھیں ہمارے ساتھ!"



سب ہی گھبرا گئے۔ اور انہوں نے بدحواسی سے
ادھر ادھر دیکھا۔ مگر لڑکیاں انہیں کہیں دکھائی نہ
دیں۔ مائیکل فوراً خیمے میں چلا گیا۔ اور وہاں سے
ایک لمبی سی ٹارچ اٹھا کر لے آیا اور وہ اس
کی روشنی میں دوبارہ جنگل کی طرف بڑھے۔ مائیکل چیخا
"لڑکیو تم کہاں ہو!"

مگر جواب میں اُسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ برٹ نے کہا۔
"شاید لڑکیوں کو درندے اٹھا کر لے گئے ہیں۔"
"نہیں!" ٹارزن نے کہا "درندے اگر ایسا
کرتے تو لڑکیاں ضرور چیختیں!"

"لڑکیاں گئی کہاں؟" مائیکل نے بےچینی
سے کہا۔ اور وہ تیزی سے آگے بڑھے۔

شیروں کی کھالیں انہوں نے جنگ
کے سامنے پھینک دیں۔ اور وہ بوکھلائے بوکھلا
ٹارچ کی روشنی میں لڑکیوں کو تلاش کرتے پھ
رہے تھے۔ ٹارزن زیادہ پریشان نہ تھا۔ ویسے
وہ بھی حیران تھا کہ لڑکیاں کہاں غائب ہو گئیں
انہوں نے تمام جنگل چھان مارا۔ مگر لڑکیاں انہیں
نہ ملیں۔ ٹارزن ایکدم بولا۔
"لڑکیوں کو کہیں جنگلی نہ اٹھا کر لے گئے ہوں"
"وہ لڑکیوں کو کیوں اٹھاتے ہیں؟" مائیکل نے
کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا
"تم ان کے دیوتا شیروں کا شکار کر رہے ہو"
ٹارزن بولا" اس لیئے انتقام کی غرض سے انہوں



نے لڑکیوں کو اٹھا لیا۔" سب ٹارزن کو حیرت سے
گھور رہے تھے۔
"اگر جنگلی انہیں اٹھاتے تو وہ شور مچاتیں!۔"
پرٹ نے کہا۔
"جنگلیوں نے ان کے منہ بند کر دیئے ہونگے!"
بولا۔" اور اپنے ہاتھوں پر بے ہوشی کی دوا
مل لی ہو گی۔"
مائیکل نے اس کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے پُر خیال
انداز میں کہا۔
"ہاں ایسا ہو تو سکتا ہے!۔ کیونکہ یہاں ایک
پودا ایسا ہے جس کے پتوں کا پانی بے ہوش
کر دیتا ہے۔"
"تمہیں جنگل کی کافی معلومات ہیں!" ٹارزن
نے کہا۔" وہی پانی جنگلیوں نے ہاتھوں پر مل
رکھا ہوگا۔ اب ہم کو لڑکیوں کی تلاش
میں جنگلیوں کی بستی کی طرف جانا ہوگا۔ کھانا کھا
لو پھر چلتے ہیں۔ سورج نکلنے تک ہم وہاں

پہنچ جائیں گے اسے۔"

"مائیکل نے کہا۔" مجھے تو بھوک نہیں ہے۔

"کھانا تمہیں کھانا ہی ہوگا۔" ٹارزن بولا
ورنہ تم سفر نہ کر سکو گے اسے۔"

"کیا مصیبت ہے اسے۔" مائیکل جھنجلا کر بولا
اور وہ کھانا کھانے اپنے خیمے میں آ گئے۔
کھانا کھا کر وہ باہر نکلے۔ بندوقیں ان کے کندھوں
پر لٹکی ہوئی تھیں۔ اور انہوں نے کافی مقدار
میں کارتوس اپنے ساتھ لے لئے تھے۔ وہ
ٹارچ کی روشنی میں راستہ تلاش کرتے ہوئے
جنگلیوں کی بستی کی طرف روانہ ہوگئے۔ انہیں
راستے میں کئی شیر ملے۔ جنہیں انہوں نے ہلاک
کر دیا۔ اور ان کی کھالیں اتار کر درختوں پر
لٹکا دیں۔ تاکہ واپسی میں لے سکیں۔ جب وہ
بستی میں پہنچے۔ صبح کا سورج نکل رہا تھا۔ جنگلی
کافی مقدار میں بھالے سنبھالے مندر کے گرد
کھڑے تھے۔ ٹارزن نے چلا کر کہا۔

"اپنے سردار کو سامنے لاؤ اسے۔"
تھوڑی دیر کے بعد ان کا سردار سامنے آگیا وہ چیخا۔

"کیا چاہتے ہو اسے۔"

"لڑکیوں کو واپس کر دو اسے۔" ٹارزن پرجوش لہجے میں بولا۔

"لڑکیاں واپس نہ ہونگی۔" سردار نے چیخ کر کہا۔
اس بات سے انہیں قدرے اطمینان ہوا کہ
لڑکیاں جنگلیوں کے پاس ہیں۔" ٹارزن نے چلا کر کہا

"تم لڑکیوں کو کیوں اٹھا لائے ہو اسے۔"

"ہم انہیں سمندری بلا کی نذر کریں گے۔
سمندری بلا تین دن سے ہماری لڑکیوں کو اٹھا کر
لے جاتی ہے۔ آج ہم چاہتے ہیں کہ رات کو جب سمندری
بلا آئے تو ہم انہیں سفید فام لڑکیوں کا نذرانہ پیش کریں۔
ممکن ہے وہ ان لڑکیوں کو پا کر دوبارہ نہ آئے۔"

"یہ تمہاری بھول ہے۔" ٹارزن بولا۔" سمندری بلا
ضرور آئیگی۔ ہم نے اُسے دیکھا ہے۔ وہ بہت خطرناک
ہے۔ اسے مارنا بہت مشکل ہے۔"

"یہ تو ٹھیک کہتے ہو۔" سردار بولا۔ ہم نے اسے بھالے

مار کر ہلاک کرنا چاہا تھا۔ مگر اسے کچھ بھی نہ ہوا۔ اور وہ
ہماری لڑکیوں کو اٹھا کر لے گئی۔

"یہ تو بہت خوفناک بلا ہے۔" ٹائسن بولا۔ "ہم لڑکیوں
کو اس کے حوالے نہیں کر سکتے۔"

"ہاں!" ٹارزن بولا۔ "ہم لڑکیوں کو اس کے حوالے
نہیں کر سکتے۔" پھر اس نے سردار کی طرف دیکھ کر کہا۔
"لڑکیوں کو ہمارے سپرد کر دو۔ ہم تم سے وعدہ کرتے
ہیں کہ ہم اس سمندری بلا کو ختم کر دیں گے!"

"پہلے تم اس سمندری بلا کو ختم کر دو!" سردار نے
کہا۔ "ہم لڑکیاں تمہارے حوالے کر دیں گے۔"
"لڑکیاں ہمارے حوالے کر دو۔" ٹارزن نے گرج کر کہا۔

"بالکل نہیں!" سردار بھی چیخا۔ "تم لوگوں نے
ہمارے دیوتا شیروں کا شکار کیا ہے۔ ہم تمہیں سزا ضرور
دیں گے۔ لڑکیاں اب سمندری بلا کے حوالے ہی کی
جائیں گی۔ ہاں اگر تم سمندری بلا کو ختم کر دو تو ہم
تمہیں لڑکیاں واپس کر دیں گے۔ اس کے علاوہ تمہیں
سونا بھی دیں گے اور تم یہاں سے بہ حفاظت واپس جا سکو گے۔"



"تم ہماری بات مانتے ہو یا نہیں۔" ٹارزن نے گرج کر کہا۔
"نہیں!" سردار نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
اب بات مائیکل کی برداشت سے باہر تھی۔ وہ فوراً چلایا۔
"فائر!"
انہوں نے فائر کھول دیا۔ اور جنگلیوں کے جسم چھلنی ہونے
لگے۔ سردار ایکدم نیچے گر گیا تھا۔ جنگلی مر رہے تھے۔
اچانک کچھ جنگلی گھوم کر پیچھے کی طرف سے آ گئے۔ پھر
آہستہ آہستہ سینکڑوں جنگلیوں نے انہیں چاروں طرف
سے گھیر لیا۔ جنگلی مر رہے تھے۔ مگر وہ آگے بڑھتے چلے
جا رہے تھے۔ ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔
وہ بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ ٹارزن جھپٹ کر آگے
بڑھا اور جنگلیوں پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے کتنے ہی
جنگلیوں کو مار دیا۔ بیشمار جنگلی مرے۔ مگر آخرکار فتح
جنگلیوں کو ہوئی۔ انہوں نے بھالے ان کے سینوں
پر رکھ دیئے۔ مجبوراً انہیں جنگ بند کرنا پڑی۔ سردار
وہاں آ گیا۔ اس نے چلا کر کہا۔
"اجنبیو! تم نے ہمارے بیشمار ساتھی ہلاک کر دیئے۔

ہم تمہیں اپنے دیوتا کے سامنے ہلاک کر دیں گے۔ پھر
اس نے کڑک کر جنگلیوں سے کہا۔
"انہیں باندھ کر مندر میں لے چلو۔"
فوراً ہی ان کے ہاتھ باندھ دیئے گئے۔ اور انہیں دھکیل
کر مندر میں لانے لگے۔ مندر کے سامنے پہنچ انہیں اندر
دھکیل دیا گیا۔ مندر میں لڑکیاں پہلے ہی موجود تھیں۔
وہ اپنے ساتھیوں کو قیدی بنا دیکھ کر تڑپ گئیں۔
پہلے انہیں امید تھی۔ کہ ان کے ساتھی انہیں چھڑا لیں
گے مگر اب ان کی امید ختم ہو گئی تھی۔ سب آپس
میں مایوس نگاہوں کا تبادلہ کرنے لگے۔
مندر میں لا کر انہیں کھول دیا گیا۔ سردار بولا۔
"اگر تم نے یہاں کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی
تو تمہیں رات ہونے سے پہلے زندہ جلا دیا جائے گا"
انہوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ پھر سردار بولا۔
"تم رات تک یہاں آرام سے رہو گے۔ تمہیں کھانا
ملے گا شربت ملے گا اور پھر رات کو دیوتاؤں کے سامنے
قربان کر دیا جائے گا۔ پھر اس نے لڑکیوں کی طرف دیکھ کر



"اور لڑکیوں کو سمندری بلا کے حوالے کر دیا جائیگا۔"
ٹارزن نے سردار کو غور سے دیکھا۔ اور نرم لہجے میں کہا۔
"سردار تم کتنے عجیب ہو اتنا بھی نہیں سوچتے کہ
سمندری بلا تمہیں کبھی چین نہ لینے دے گی۔ پہلے
تمہاری لڑکیوں کو ختم کرے گی۔ پھر تمہاری بستی کا
بچہ بچہ اس کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔ وہ تم میں
سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گی۔"
سردار کا رنگ ایکدم فق ہو گیا اور وہ کانپ کر
رہ گیا۔ پھر اس نے چند لمحوں کے بعد ٹھہری ہوئی
آواز میں کہا۔
"کہتے تو تم ٹھیک ہو۔" پھر اس کا کیا علاج
کیا جائے۔"
"اس کا علاج میرے پاس ہے" ٹارزن جلدی
سے بولا۔
"کیا علاج ہے؟" سردار نے پوچھا۔
"میں جنگلی بلا کو ختم کر سکتا ہوں۔" ٹارزن نے
حوصلے سے کہا۔

"کیا تم اکیلے ہی سمندری بلا کو ختم کر سکتے ہو؟"

"ہاں!"

"وہ کیسے؟" سردار حیران و ششدر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔" ٹارزن بولا۔ "بہرحال میں سمندری بلا کو ختم کر دوں گا۔"

"اگر تم سمندری بلا کو ختم کر دو گے!" سردار فراخدلی سے بولا۔ "میں تم سب کو آزاد کر دوں گا۔ مگر ایک شرط ہے!"

"کیسی شرط؟" ٹارزن نے پوچھا۔

"تم ہمارے دیوتاؤں کی کھالیں اپنے ساتھ نہ لے جا سکو گے۔ ہم تمہیں ان کے بدلے بہت سا سونا دیں گے۔"

ٹارزن سوچ میں پڑ گیا۔ مائیکل بولا۔

"کیا کہتا ہے سردار!"

"سردار کہتا ہے!" ٹارزن نے کہا۔ "کہ اگر تم نے بلا کو ختم کر دیا۔ تو ہم تمہیں آزاد کر دینگے۔



اور بہت سا سونا بھی دیں گے۔ مگر تم شیروں کی کھالیں نہ لے جا سکو گے!"

"ہمیں سونا مل جائے تو پھر کھالوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" مائیکل نے اسے غور سے دیکھا۔ "مگر کیا تم سمندری بلا کو ختم کر دو گے!"

"ایک خیال میرے ذہن میں ہے۔" ٹارزن بولا۔

"اگر وہ کامیاب ہو گیا تو ہم بچ نکلیں گے ورنہ پھنس تو گئے ہی ہیں!"

"ٹھیک ہے!" مائیکل نے کہا۔ "انسان کو کوشش کرنی چاہیئے!"

پھر ٹارزن نے سردار کو بتایا۔

"ہمیں تمہاری شرط منظور ہے۔"

سردار خوش ہو گیا۔ پھر اس نے شاندار کھانا کھلایا اور لذیذ شربت پلایا گیا۔ شام ہوتے ہی ٹارزن نے سردار کو بلایا۔ جب سردار آ گیا۔ تو اس نے کہا۔

"میرے ساتھ سمندر کے کنارے چلو!"

وہ سردار کے ساتھ سمندر کے کنارے آ گیا۔ ان کے

ساتھ کتنے ہی جنگلی تھے۔ ٹارزن نے کہا:
"بے شمار خشک جھاڑیاں اکٹھی کر لو! ان کا
ایک گھیرا بنا لو۔ جیسے ہی سمندری بلا اس گھیرے
میں داخل ہوگی۔ ہم جھاڑیوں کو آگ لگا دیں گے۔
اور لڑکیوں کو بھاگنے کا اشارہ کر دیں گے۔ آگ
سمندری بلا کو جلا کر بھسم کر دے گی!"
"کیا ایسا ہو جائے گا ٹارزن؟" سردار نے پوچھا۔
"ایسا ہی ہوگا!"
جنگلیوں نے وہ جھاڑیاں اکٹھی کر کے بہت بڑا حصار
بنا دیا۔ جیسے ہی رات ہوئی مائرہ اور آئرہ کو سمجھا
بجھا کر اس حصار میں کھڑا کر دیا۔ سمندری بلا
کے آنے اور لڑکیوں کے جانے کے لئے دو راستے
بنا دیئے گئے تھے۔ ایک گھنٹہ گزر گیا تو سمندری
بلا سمندر سے نکل کر لڑکیوں کی طرف بڑھی۔ جب
وہ حصار میں داخل ہو گئی تو لڑکیاں تیزی سے
نکل گئیں۔ اس راستے پر جھاڑیاں پھینک دی گئیں۔
وہ راستہ بند ہو گیا۔ دوسرا راستہ بھی جھاڑیوں سے
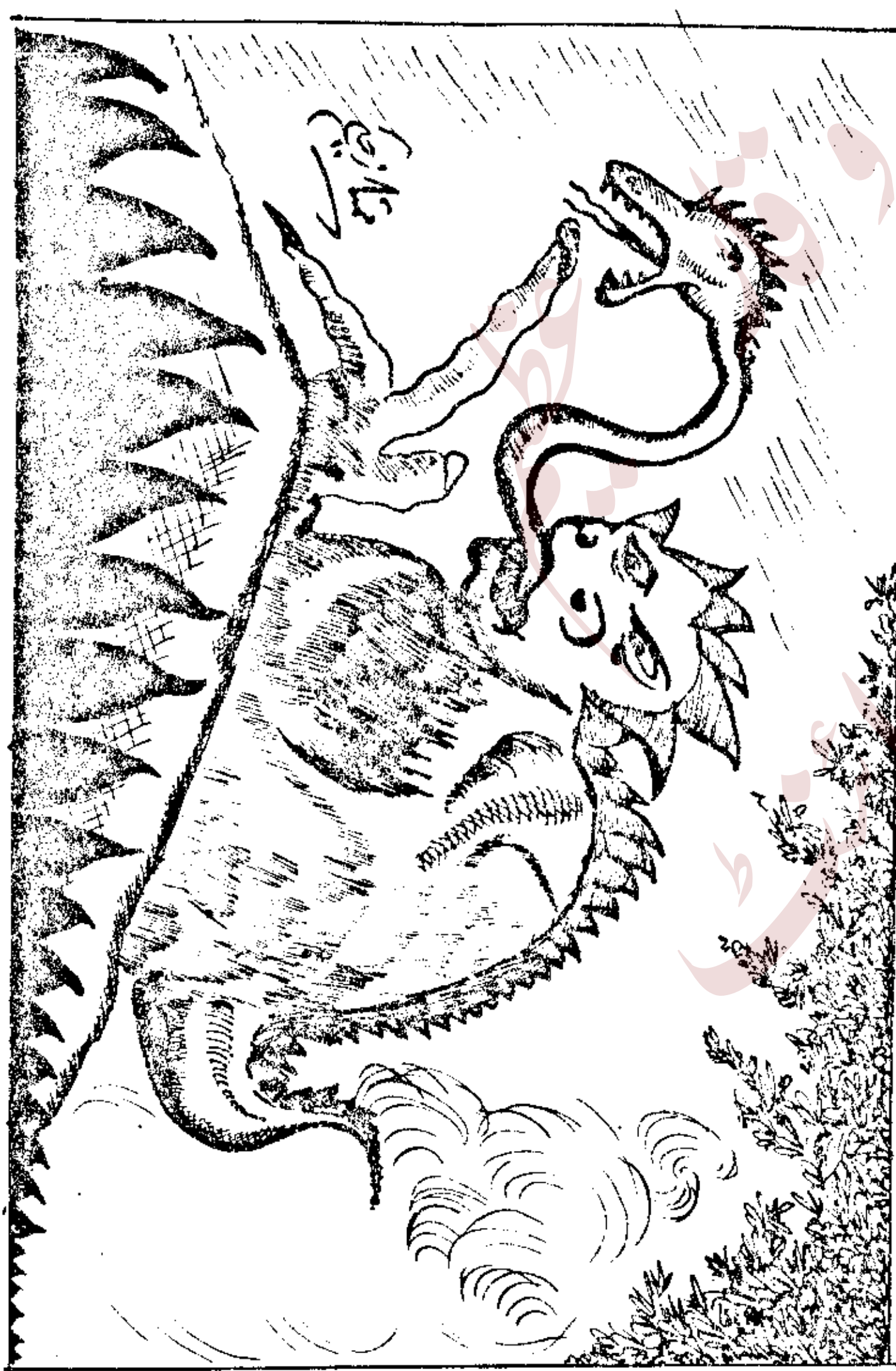
بند کر دیا گیا۔ سمندری بلا کا ایک ہی خوفناک پنجہ تھا۔ جس میں انگلیاں حرکت کر رہی تھیں۔ باقی جسم اس کا ایک بہت بڑے مینڈک کی طرح تھا۔ سمندری بلا جب حصار میں پھنس گئی۔ تو جلتی ہوئی مشعلوں سے چاروں طرف جنگلیوں نے اُسے آگ لگا دی۔ آگ ایکدم بھڑک اُٹھی۔ اور سمندری بلا کی خوفناک چیخیں جنگل میں ہنگامہ پیدا کرنے لگیں۔ سمندری بلا جلنے لگی تھی۔ ٹارزن کامیاب ہو گیا تھا۔ جب سمندری بلا جل کر راکھ ہو گئی تو وہ واپس لوٹ آئے۔ جنگلی سردار اپنے وعدے پر قائم رہا۔ اس نے شیروں کی کھالیں پتھروں کے نیچے دفن کر دیں۔ اور انہیں بہت سا سونا دیکر رخصت کر دیا۔ وہ اسٹیمر میں بیٹھ کر ٹارزن کے جزیرے آ گئے۔ وہ جزیرے پر کئی روز ٹارزن کے مہمان رہے۔ پھر ٹارزن نے انہیں شیروں کی کھالیں دیکر بحری جہاز میں سوار کرا دیا۔ اور وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔

ختم شد